مشرک کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے چار حصے ہیں۔
پارٹ نمبر 1۔مشرک کسے کہتے ہیں۔(حصہ اول)
پارٹ نمبر2۔شرک سے بچانے کے لیےاللہ تعالیٰ نے کس رسول اوران کے ساتھیوں کا انتخاب کیا۔۔اوراسکونمونہ بنا کرپیش کیا ہے۔(حصہ دوم)
پارٹ نمبر3۔صرف اورصرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کودین خالص کسے کہتے ہیں۔(حصہ سوم)
اس کے لیے میری کتاب 38 نمبردیکھیں۔دین خالص کسے کہتے ہیں۔

پارٹ نمبر4۔اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی سیدھا راستہ ہے۔(حصہ چہارم)
اس کے لیے میری کتاب نمبر21 دیکھیں. قرآن پاک کا ایک صفاتی نام صراط مستقیم ہے۔

تمہید

خواتین وحضرات۔
اپنا موضوع شروع کرنے سے پہلے چند آیات آپ کے سامنے پیش کررہی ہوں۔۔اس کے بعدوہ والی آیات پیش کروں گی جن میں فرقے بنانے والوں کومشرک کہا گیا ہےاس طرح باقاعدہ شرک کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔۔۔
اللہ تعالیٰ نے شرک سمجھانے کے لیے کیا مثال دی ہے۔۔واہ بھئی واہ۔ اس مثال کا مطلب ہے۔کہ صرف ایک رب کا نوکر بن کر رہنا ہے۔۔۔

سورہ زمر۔آیت 29۔پارہ نمبر23

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ایک ایسا آدمی ہے۔جس میں کئی جھگڑالوشریک ہیں۔اور ایک سالم آدمی ہے۔ایک آدمی کا۔کیا وہ دونوں اس مثال میں برابر ہیں۔سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ایک ایسا آدمی ہے۔جس میں کئی جھگڑالوشریک ہیں۔اور ایک سالم آدمی ہے۔ایک آدمی کا۔کیا وہ دونوں اس مثال میں برابر ہیں۔سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

یعنی

کہ ایک آدمی کا ایک ہی مالک ہے۔اور دوسرے آدمی کے بہت سارے جھگڑالو مالک ہیں۔وہ کس کس کا کام کریگا۔اورکس طرح کرے گا۔کیونکہ مالک جھگڑالوقسم کے ہیں۔بہتر حالت کس کی ہے۔پھراللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یعنی اس آدمی کی حالت بہترین ہوگی جس کا مالک ایک ہوگا۔۔
اللہ تعالیٰ نے مثال بیان کی ہے کہ میری نوکری بہتر ہے۔ یا مختلف فرقوں کی۔جن کے جھگڑے ہی ختم نہیں ہوتے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کر دیا ہے۔ کہ ہم قرآن پاک کے علاوہ کسی اور ولی یعنی دوست کی اطاعت نہ کریں۔ یعنی ہم کسی حدیث کی کتاب کی اطاعت نہیں کر سکتے۔ اگر کریں گے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوگی۔ اور شرک ہوگا۔ اور رسول ﷺ کے لائے پیغام کا انکار ہوگا۔ یعنی رسول ﷺ کو جھٹلانا ہوگا۔۔۔

یاد رہے کہ ہر فرقہ قرآن پاک کے ساتھ اپنے فرقے کی دی ہوئی احادیث کی اطاعت کرتا ہے۔ جن کو یوں بیان کیا جاتا ہے۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ اس قسم کے سارے ولیوں کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔ اس کے ساتھ احادیث کی یا کسی بھی کتاب کی اطاعت سے منع کر دیا گیا ہے۔

سورہ اعراف۔ آیات 2 تا 3۔ پارہ نمبر 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔ اس سے آپ کے دل میں گھٹن نہیں ہونا چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں یعنی ڈرائیں۔ اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔ مگر تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس کے سوا کسی ولی کی اطاعت سے منع کیا ہے۔

خواتین و حضرات!

جو لوگ بھی ایمان والے ہوں گے۔ وہ صرف رسول ﷺ کے ذریعے دی گئی کتاب یعنی قرآن پاک سے نصیحت حاصل کریں گے۔ اس کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہیں کریں گے۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو قرآن پاک کے ساتھ اپنی طرف سے کوئی بات شامل کرنے سے روک دیا۔ اگر رسول ﷺ قرآن پاک کے ساتھ اپنی طرف سے باتیں شامل کرتے۔ تو لوگوں نے وحی سے پھر جانا تھا۔ مگر بعد کے نام نہاد اماموں نے یہ کام رسول ﷺ کا نام سے کر دیا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ اور آخری بندے نے رسول ﷺ سے سنا۔ اور اس طرح لوگوں وحی سے پھیر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ جبکہ تہتر فرقوں والی حدیث نے لوگوں کو وحی یعنی قرآن پاک سے پھیر کر فرقوں پر جما دیا۔

سورہ بنی اسرائیل آیات 73 تا 75 پارہ 15

جو وحی ہم نے آپ ﷺ پر نازل کی ہے۔ اور قریب تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو فتنے میں ڈال کر اس وحی سے پھیر دیں۔ تاکہ تم اسکے علاوہ ہم پر جھوٹ بناؤ۔ اور اس صورت میں تمھیں وہ دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے۔ یقیناً قریب تھا۔ کہ آپ ﷺ ضرور اُن کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے۔ اس صورت میں ہم آپ ﷺ کو زندگی میں بھی دوگنی عذاب کا مزہ چکھاتے اور موت کے بعد بھی دوگنی سزا دیتے۔ پھر آپ ﷺ کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ ملتا۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کو وحی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بات منسوب کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

خواتین و حضرات۔

لوگوں نے آپ ﷺ کو بھی نہیں چھوڑا۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ جھوٹ شامل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا۔ اگر ہم نے بھی ثابت قدم رہنا ہے۔ تو ہمیں بھی وحی کے ساتھ اور کسی کی طرف جھکنے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ یہ سزا ہمارا مقدر بن سکتی ہے۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کے دور میں لوگوں کی کوشش تھی۔ کہ رسول ﷺ کو وحی سے پھیر دیں۔

خواتین وحضرات۔

رسول ﷺ کے زمانے میں لوگوں کا تقاضا تھا۔ڈیمانڈ تھی۔۔۔۔کہ رسول ﷺ قرآن پاک کے علاوہ بھی کوئی وحی قرآن پاک کی طرح پیش کریں ۔رسول ﷺ نے صاف جواب دیا۔کہ اس بات کا مجھے حق نہیں دیا گیا۔ کہ قرآن پاک کی طرح کوئی وحی پیش کروں یا قرآن پاک کو بدل دوں۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں۔تو بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

خواتین وحضرات

دکھ کی بات یہ ہے کہ رسول ﷺ سے تقاضا کرنے والوں نے رسول ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرلی۔اوراحدیث ایجاد کرلی ۔اس طرح کےلوگوں سے بڑا ظالم کوئی نہیں،جنہوں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

) سورہ یونس آیات 15 تا 17 پارہ 11

جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں تبدیلی کرو کہہ دو کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسکو بدل دوں۔میں تو صرف اس کی اطاعت کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں بیشک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔کہہ دو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو میں تمھارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا اور نہ تم کو اس کی خبر دیتا۔اوراس سے پہلے میں تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔بے شک مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔کہ مجھے قرآن میں تبدیلی کا کوئی حق نہیں۔میں تو صرف اسکی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

رسول ﷺ کو حق نہیں دیا گیا تھا کہ وہ قرآن میں تبدیلی کرسکیں کہ پھر ہر فرقے کے نام نہاد مفسر اور عالم کو کس نے حق دیا کہ رسول ﷺ کے نام پر قرآن کی تفسیر کی آڑ میں اللہ تعالیٰ کی سچی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتا پھرے۔اور اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا جائے۔ایسے تمام لوگ ظالم ہیں اور یہ کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی خوف نہیں ہے اور نہ وہ بڑے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ظلم کا طوق ان کے گلے میں پڑ کر رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے۔اگر آپ نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد ان کی اطاعت کی ۔تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات

یہ حکم سب سے پہلے رسول ﷺ کو ہے پھر ہم سب کو۔۔۔۔۔ان آیات میں رسول ﷺ کو لوگوں کی خواہشات کی اطاعت سے منع کردیا گیا۔مگر ہماری بدقسمتی ہے۔کہ آج ہم ان لوگوں کی اطاعت کررہے ہیں۔جو کہتے تھے۔۔فلاں نے فلاں سے سنا۔فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔۔۔۔۔یعنی احادیث کی۔۔۔تو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا ہمیں بھی کوئی نہیں ملے گا۔۔۔۔

سورہ رعد۔آیات 36 تا 37۔پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہش کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی غلامی میں کسی کو شریک نہ کروں۔ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کردیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات

قیامت والے دن ہم پر صرف رسول ﷺ گواہ ہوں گے۔جس طرح فرعون پر موسیٰ علیہ السلام گواہ ہوں گے۔ان کے علاوہ کوئی نام نہاد مفسر یا۔فلاں نے فلاں سے سنا۔فلاں نے فلاں سے سنا۔ فلاں نے فلاں سے سنا۔ہم پر گواہ نہیں ہوں گے۔کیونکہ یہ تو خود مجرم کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔کیونکہ اس طرح کی کوئی وحی نہیں ہوتی۔وحی صرف وہ ہوتی ہے جو رسول کے پاس ہوتی ہے۔

سورہ مزمل۔آیات 15 تا 19۔پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔جو تم پر گواہی دے گا۔جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔بے شک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔جس طرح حضرت موسیٰؑ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔۔

رسول ﷺ ہمارے رہنما ہیں۔یاد رکھیں کہ ہمارے رہنما صرف رسول ﷺ ہیں۔۔ان کے علاوہ کوئی فرقہ یا نام نہاد مفسر یا ولی ہمارا رہنما نہیں ہے۔اگر کوئی رسول ﷺ کے مقابلے میں کسی کو رہنما بناتا ہے تو گویا اس نے ب رسول ﷺ فکے مقابلے پر کسی کو رسول بنا لیا۔۔

سورہ رعد آیت 6 پارہ 13

اور وہ لوگ جو کافر ہیں۔کہتے ہیں۔کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔آپ ﷺ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں۔اور ہر قوم کیلیے ایک ہادی ہوتا ہے۔یعنی ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔یعنی رہنما ہوتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے۔اور رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کے ہادی ہیں۔یعنی ہدایت دینے والے ہیں۔یعنی قرآن پاک ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا !وہ لوگ جو کافر تھے ۔کہتے تھے۔کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں کیا گیا۔تو اس بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا۔کہ رسول ﷺ تو لوگوں کے رہنما ہیں۔خبردار کرنیوالے ہیں۔

خواتین وحضرات

آئیں اب اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں۔کہ مشرک کسے کہتے ہیں۔

(حصہ اول)

پارٹ نمبر 1۔ مشرک کسے کہتے ہیں۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

1 سورہ شوریٰ۔ آیت 13 کا پہلا حصہ۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے۔ جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے تمہیں بھی وہی دین کی شرع دی ہے۔ یعنی دین مقرر کیا ہے۔ جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔ یعنی ان رسولوں کی طرف بھی قرآن پاک وحی ہوا تھا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وصیت پہلے رسولوں سمیت رسول ﷺ سے بھی کی ہے۔ کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔ اور آج آپ کے سامنے امت مسلمہ کی کیا حالت ہے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت کو بدل کر مشرک بننا گوارہ کر لیا ہے۔ اور اس کو وہ اپنا دین سمجھتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آئیں اس آیت کو مکمل دیکھتے ہیں۔

2 سورہ شوریٰ۔ آیت 13۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا ۔ یہی بات ان مشرکین کو نا گوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وحی کی۔ کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔ اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔ مگر مشرکوں کو یہی بات نا گوار ہے۔ اور وہ دین میں فرقے بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔ اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔ اور فرقے بنا لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانے۔ فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔ بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔ یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔ تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

اب ان آیات کو تفصیل سے دکھانا چاہوں گی۔ کہ فرقے بنانے کی وجہ آپس کی ضد تھی۔ یعنی مشرک بننے کی وجہ صرف ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی دین کی طرف بلاتے رہیے۔

3 سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 16۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ یہی بات ان مشرکین کو نا گوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف

آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس دین کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا ناگوار ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو دین کی طرف بلاتے رہیے۔

فرقے بنانے والے مشرک ہیں۔۔۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں درست دین کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ کہ یکسو یعنی حنیفا دین قائم کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ یہ درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا کہ فرقے بنا کر مشرک نہ بن جاؤ۔

4 سورہ روم۔ آیت 30 تا 32۔ پارہ 21

بس حنیفا یعنی یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اُس کی طرف رجوع کرو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی گروہ ہو گئے اور ہر جماعت اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ دین سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بس حنیفا یعنی یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اُس کی طرف رجوع کرو اور اُس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی گروہ ہو گئے اور ہر جماعت اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔

کیا آپ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے دین پر ہیں۔ یا فرقے میں شامل ہو کر مشرک بن چکے ہیں۔ یاد رہے کہ سورہ انعام کی ایت نمبر 159 میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں کے ساتھ ختم کر دیا ہے۔

مشرک یعنی فرقہ پرست غلط دین بتا کر بیٹوں کا ناحق خون بہاتے ہیں۔

5 سورہ انعام آیت 137 پارہ 8

اور اس طرح بہت سے مشرکوں کی نظر میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔ تاکہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔ اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔ یعنی گڈ مڈ کر دیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔ بس آپ انہیں چھوڑ دیں۔ جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس طرح بہت سے مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کی نظر

میں اپنی اولاد کو قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور وہ ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرک یعنی فرقہ پرستوں کی نظر میں اولاد قتل کرنا خوبصورت بنا کر دکھایا گیا ہے۔تا کہ وہ ان کو ہلاکت میں ڈال دیں۔اور ان کے دین کو ان پر غلط ملط کر دیں۔یعنی گڈ مڈ کر دیں۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔بس آپ ﷺ انہیں چھوڑ دیں۔جو جھوٹ وہ بناتے ہیں۔

خواتین وحضرات

تمام فرقے اس بات پر متحد ہیں۔کہ جو قرآن پاک کی تبلیغ کرے۔یعنی اس دین کی بات کرے۔جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر مکمل کیا ہے۔اس کو سر عام قتل کر دو۔اور مزے کی بات یہ ہے۔کہ اس کو مرتد کہتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مرتد فرقے بنانے والوں کو کہا ہے۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔مرتد کسے کہتے ہیں۔

فرقہ پرستوں کو مسجد بنانے کا کوئی حق نہیں۔کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں۔ان کے اعمال ضائع ہیں۔

6 سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 11

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے اعمال ضائع ہو گئے۔اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔امید ہے۔کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔اب جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم چھوڑ کر اپنے فرقوں کی اطاعت کی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں فرقہ پرستوں کے اماموں کو معبود بنایا ہے۔وہی مشرک ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے اور فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔جس طرح قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔کہ رسول اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔جو جہنم میں چلا گیا وہ چلا گیا اسے نکالنے کا سوال ہی نہیں۔کوئی اس کو جہنم سے نکال ہی نہیں سکتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج چکا ہے۔تو کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بدل جائے گا۔کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط تھا۔ہر گز نہیں۔اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔فرقہ بنانے والوں

کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

کفر کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا یعنی فرقے بنانا۔فرقہ بنانے اوالے لوگ اپنے فرقے کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔جس سے وہ مشرک بن جاتے ہیں۔

فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے ہیں۔اس کے لیے چند مثالیں دیکھیں۔پھر اپنے موضوع شرک کی طرف واپس آجائیں گے۔

آئیں قرآن پاک کا فیصلہ دیکھتے ہیں۔کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کفر کر لیتے ہیں۔

7 سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ

کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔اور مسلم نہیں ہوں گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے ۔اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔اور آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تو نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے جب فرقے بنا لیے۔تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے ۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنا لیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔نام نہاد مفسر فرقوں پر زندہ رہتے ہیں اور اسی پر مرتے ہیں۔اور رسول ﷺ کا لایا ہوا پیغام ان پر بے اثر ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اسلام نہ لائے بلکہ کافر بن گئے۔یعنی مسلم نہ بنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کافر بن گئے۔حالانکہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ

نے دونوں طریقے بتائے تھے۔مسلم بننے کا طریقہ اور کافر بننے کا طریقہ۔نام نہاد مفسروں نے کافر بننے کا طریقہ چن لیا۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے ہیں۔

8 سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کر لیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

9 سورہ آل عمرآن آیت 149 پارہ 4

اے ایمان والو اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔اگر تم اُن لوگوں کی اطاعت کرو گے۔جنہوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔یعنی تمھیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔پھر تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔
آیت نوٹ کریں۔کفر کرنے والے لوگ یعنی فرقے بنانے والے لوگ۔

10 سورہ آل عمرآن آیت 12 پارہ 3

آپ ﷺ کہہ دو۔ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ عن قریب تم مغلوب کیے جاؤ گے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ عن قریب یہ لوگ مغلوب ہوں گے۔اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔۔اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے غور کیا۔کہ کتاب کے آغاز میں بھی اللہ تعالیٰ کی وصیت کا ذکر تھا۔کہ فرقے نہ بنانا۔اور مشرکوں کو یہی ناگوار ہے۔کیونکہ رسول ﷺ تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔جبکہ لوگ فرقے بنا کر مشرک بنتے ہیں۔اب پھر اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کی بات کر رہے ہیں۔

12 ۞ سورہ النسآء آیت 170 پارہ 6

اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے ۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالی کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس رسول ﷺ تمھارے رب کی طرف سے سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ چکا ہے۔ بس اس پر ایمان لے آؤ۔ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے ۔ تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالی کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

اس پر ایمان لے آؤ۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم کفر کرو گے۔ یعنی فرقے بناؤ گے تو بے شک زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے۔ اللہ تعالی کا ہے۔ اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

مشرک یعنی کسی بھی فرقے سے تعلق رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے دشمن ہوتے ہیں۔ ان کے لیے دعا کرنا منع ہے۔

13 ۞ سورہ توبہ آیات 113 تا 114 پارہ 11

نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔ جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ابراہیم کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔ پھر جب انہیں معلوم ہو گیا ۔ کہ وہ اللہ تعالی کا دشمن ہے۔ تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مشرکوں کی بات ہو رہی ہے یعنی منافق لوگ جنہوں فرقہ بنا لیا تھا انہیں مشرک کہا جا رہا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بنانے والے مشرک اور ابراہیمؑ کے والد جو بتوں کی پوجا کرتا تھا۔ دونوں کا گناہ برابر ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔ جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔ پھر جب انہیں معلوم ہو گیا ۔ کہ وہ اللہ تعالی کا دشمن ہے۔ تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

صرف مومن یعنی قرآن اور پہلی کتابوں پر ایمان لانے والے جنت میں جائیں گے۔

14 ۞ سورہ فتح آیات 4 تا 7 پارہ 26

اور زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ تعالی کے ہی ہیں۔ اور اللہ تعالی جاننے والا حکمت والا ہے۔ تا کہ اللہ تعالی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنت میں داخل کرے ۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے گا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اللہ تعالی منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں۔ ان پر برا وقت آنے والا ہے۔ اور ان پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہوگا۔ اور ان پر اللہ تعالی نے لعنت کی۔ اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ اور زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنت میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے گا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے۔ یعنی فرقہ پرستوں کو جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں۔ ان پر برا وقت آنے والا ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی۔ اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

اہل ایمان یعنی قرآن اور پہلی کتابوں پر ایمان لانے والے لوگ

15۔ سورہ نساء۔آیات 115 تا 116 پارہ 5

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا کسی دوسرے راستے کی اطاعت کرے۔حالانکہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی ہو۔تو ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکے گے۔جو بدترین ٹھکانہ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔جسے چاہے گا بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا۔وہ گمراہ ہوکر بہت دور بھٹک گیا۔

خواتین وحضرات!

ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا اور یہ ایمان والوں کا راستہ ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ایمان والوں کے راستے کے علاوہ راستہ رسول ﷺ کی مخالفت ہے۔ ہدایت یعنی قرآن پاک جب ان پر واضح ہو چکا۔پھر کوئی اس راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔یہ فرقے مختلف قسم کے راستے ہیں۔جبکہ ایمان والوں کا راستہ قرآن پاک ہے۔اللہ کا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس راستے کے علاوہ جو جس راستے پر چل نکلا تو ہم اسے اسی پر چلائیں گے۔اسطرح کسی اور راستے پر چلنے والا شرک کرتا ہے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے۔اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔جسے چاہے گا بخش دے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا۔وہ گمراہ ہوکر بہت دور بھٹک گیا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں مشرک کی بات کر رہے ہیں یعنی فرقہ پرستوں کی بات کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا ہے۔کیونکہ فرقہ پرست تفسیر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے رہتے ہیں۔مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کہتے ہیں۔کہ میں نے رسول کو غیب کا علم نہیں دیا۔یا معجزے نہیں دیے تو یہ فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی باتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔گویا وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر خدا بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ یہ فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی باتوں کے علاوہ دوسرے فرقے کی باتوں کو نہیں مانتے۔اور خون خرابہ کرتے ہیں۔یہ قرآن رسول ﷺ کا کلام ہے۔اللہ تعالیٰ سوارہ الحاقہ کی آیت 140 میں فرماتے ہیں کہ یہ قرآن معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ نام نہاد مفسر نہ صرف اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے بلکہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے کلام کو بھی جھٹلاتے ہیں۔

ہر فرقہ جب قرآن پاک سمجھنا چاہتا ہے۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے نام نہاد مفسر کی تحریر پڑھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی تحریر کے مقابلے پر کسی کی تحریر کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔لوگ اس طرح مفسروں کا دیا ہوا راستہ اختیار کرتے ہیں۔اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔جبکہ ایمان والوں کا راستہ قرآن پاک ہے۔اللہ تعالیٰ سورہ مزمل آیت نمبر 19 پارہ 29 میں فرماتے ہیں:

''بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ بنالے۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا۔۔۔کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔۔۔اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس راستے پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

سوال یہ ہے۔کہ کیا ہم رسول ﷺ کے اطاعت گزار ہیں۔یا مشرک ہیں۔

16۔ سورہ یوسف۔آیات 103 تا 108۔پارہ 13

اگر چہ تم کتنا ہی چاہو اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اور تم ان سے اس تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتے یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہے اور زمین میں ہمارے بہت سے معجزے ہیں وہ ان پر گزرتے ہیں اور وہ ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں اکثر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں مگر شرک بھی کرتے ہیں کیا یہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر عذاب چھا جائے یا ایک دم آ جائے اور انہیں کچھ خبر نہ ہو۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس راستے پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں مگر ساتھ شرک بھی کرتے ہیں ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن پاک کو بھی مانتے ہیں مگر ساتھ شرک بھی کرتے ہیں تمام فرقوں والوں کا یہی کہنا ہے کہ ہم اپنے فرقے کے ساتھ قرآن کو بھی مانتے ہیں حالانکہ یہ شرک ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی چار دیواری سے نکلنے کی اجازت ہی نہیں دیتے نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔ میں اور میرے اطاعت گزار اس راستے کو پوری سمجھ سے دیکھ رہے ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یعنی قرآن پاک کے ساتھ کسی اور اطاعت کرنے والا نہیں ہوں۔ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔ رسول ﷺ اور ان کے اطاعت گزار راستے یعنی قرآن پاک پر تھے۔

رسول ﷺ نے ایک رب کی طرف بلایا۔ اور ایک رب کے سوا کسی اور کی طرف بلانا شرک ہے۔ قرآن پاک ہم پر فرض ہے۔ حدیث کی کوئی کتاب ہم پر فرض نہیں ہے۔

17 ۞ سورہ القصص۔ آیت 85 تا 87۔ پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے۔ وہ **آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا** ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں ہے۔ آپ ﷺ کو ہرگز یہ توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائے گی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے لہٰذا آپ ﷺ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیئے۔ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد آپ کو اس پر عمل کرنے سے ہرگز نہ روکیں۔ آپ ﷺ انہیں اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کر دیا ہے۔ **وہ آپ کو ایک لوٹنے کی جگہ آپ کو لوٹانے والا** ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن انجام دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرما رہے ہیں کہ آپ کو یہ توقع نہیں تھی کہ آپ پر کتاب نازل کی جائے گی یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ آپ ﷺ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے مددگار نہ بنئے۔ یہ لوگ آپ کو قرآن پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلایئے اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم قرآن پاک سے رک جاتے ہیں اور کسی اور کی بات پر عمل کرتے ہیں۔ تو یہ شرک ہوگا۔ کیونکہ ہم نے قرآن پاک کے مقابلے میں کسی اور کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی اور اطاعت کی۔ تو یہ شرک ہوگا۔

جس طرح لوگ اپنے فرقے کی طرف بلاتے ہیں۔ تو یہ شرک ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا حکم ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک ہم پر فرض ہے۔ قرآن پاک کے ساتھ فرقوں کی کوئی کتاب جسے احادیث کہتے ہیں۔ برابر کرنا یا حاکم بنانا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن اور پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ اگر ہم فرقہ پرست مشرکوں کا ساتھ دیتے رہے۔ اور احادیث کو قرآن پاک کے برابر کرتے رہے۔ شرک کرتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر عذاب نازل کر دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

18 ۞ سورہ نساء۔ آیات 47 تا 50۔ پارہ 5

اے لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے۔ ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے یعنی قرآن پاک جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر لعنت بھیج دیں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا لیا۔ اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنا لیا۔ کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔ کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پر ایمان لانے کی بات ہمارے ساتھ کر رہے ہیں اور تمام کتاب والوں سے بھی کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے قرآن کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔

کہ ایمان لاؤ یعنی! قرآن پاک کے سچ کو مان لواوراس کی اطاعت کرو

جوان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جوتمہارے پاس ہے۔اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کرتمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دیں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

اس سے پہلے کہ میرا تم پر عذاب آجائے یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دوں۔جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔اور میں تمہارے منہ الٹے پھیر کر پشت کی طرف کردوں یا اس طرح کا عذاب دوں جس طرح سبت والوں کو بندر اور سور بنا دیا گیا تھا۔

ان کے چہرے بدل دیے گئے اسی طرح تمہارے منہ الٹے پھیر دوں گا اس سے پہلے قرآن پر ایمان لے آؤ یعنی قرآن کو سچ مان لو اوراس کی اطاعت کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹہرایا جائے اوراس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کردے گا۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹہرالیا۔اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنا لیا۔

کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا
دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

رسول ﷺ کی قوم نے قرآن کو جھٹلا دیا ہے۔فرقہ پرست احادیث کے زریعے قرآن پاک کو جھٹلاتے ہیں۔ہم پر کسی طرح کا عذاب آسکتا ہے۔اس وقت ہم پر فرقوں کا عذاب آیا ہوا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور جلد ہی تم جان لو گے۔

19 ۞ سورہ انعام۔آیات 65 تا 66۔پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے۔کہ تم پر اوپر سے عذاب نازل کردے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقوں میں کر کے تم کو ایک دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھا دے۔دیکھئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی آیات بیان کرتے ہیں۔تاکہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ یہ سچ ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور جلد ہی تم جان لو گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں عذاب نازل ہونے کے تین طریقے ہیں جن میں سے عذاب کا ایک طریقہ یہ ہے کہ فرقے آپس میں لڑتے ہیں اوراس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن پاک کو جھٹلا دیا حالانکہ قرآن پاک سچ ہے۔اور تمام فرقوں کے عالم اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا کر اپنے مفسروں کو سچا سمجھتے ہیں یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے یا مفسروں نے۔اس کے لیے ایک مثال دینا چاہوں گی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔تمام مفسروں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا اور کہا کہ یہ تو ان کے چچا کا نام تھا والد کا نام تو تارخ تھا۔سارے قرآن پاک کے سچ کو تمام فرقوں نے اسی طرح بہانے بہانے سے دلیلوں سے اور روایتوں سے جھٹلایا ہے۔اسی لیے ہم پر فرقوں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے کیونکہ اسلام کے نام پر کفر اور شرک ہو رہا ہے۔

نعمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔فرقہ پرست مشرکوں نے احادیث کے زریعے قرآن پاک کو بدل دیا ہے۔اس طرح لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کر دیا ہے۔فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں شریک بنا رکھے ہیں۔

19 ۞ سورہ ابراہیم۔آیات 29 تا 31۔پارہ 13

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل ڈالا۔اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اُتارا۔''جہنم''جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے شریک ٹھہرائے۔تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کردیں۔آپ ﷺ کہہ دیں کہ کچھ فائدہ اٹھا لو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔آپ میرے بندوں یعنی غلاموں سے کہہ دیں جو ایمان لائے کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں چھپا کر اور ظاہری طور پر خرچ کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔

ان آیات میں کفر کرنے والوں یعنی فرقہ بنانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔کہ انہوں نعمت یعنی قرآن کو کفر سے بدل ڈالا۔اور اس طرح اپنی قوم کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا یہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔فرقہ پرست کفر یعنی فرقے کی آڑ میں قرآن پاک بدل ڈالتے ہیں۔

فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔یعنی ان فرقہ پرستوں کے خدا مفسر ہوتے ہیں۔یہ لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ان تمام فرقہ پرستوں کے نام رسول ﷺ کا جواب ہے۔کہ کچھ فائدہ اٹھا لو بے شک تمہارا لوٹنا تو جہنم کی طرف ہی ہے۔

فرقہ بنانیوالوں کو قرآن پاک میں کافر کہا گیا اور مشرک کہا گیا ہے۔یہی لوگ جہنمی ہیں۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندوں یعنی غلاموں سے کہہ دیجئے جو ایمان لاتے ہیں یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ نماز قائم کریں اور ظاہری طور پر اور چھپ کر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے خرچ کریں۔

خواتین وحضرات

فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔تمام مفسر اپنے اپنے فرقے کے خدا بنے ہوئے ہیں۔اس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا رکھے ہیں۔اور اس طرح یہ اللہ تعالیٰ کے شریک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ان مجرموں نے کیا کارنامہ کیا ہے۔آئیں اس کو قرآن پاک سے دکھاتی ہوں۔

خواتین وحضرات

میں ایک مثال دینا چاہوں گی۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے والد کا نام آذر بتایا ہے۔اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا تھا۔
تمام جعلی مفسر کہتے ہیں۔کہ یہ ابراہیمؑ کے والد نہیں تھے۔بلکہ چچا تھے۔جبکہ والد کا نام تارخ تھا۔اور توحید پرست تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جعلی مفسروں نے کس طرح گمراہ کیا کس طرح قرآن پاک کو بدل دیا۔اور لوگوں کو قرآن پاک سے روک دیا۔کس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا گیا۔کس طرح رسول ﷺ کو جھٹلا دیا گیا۔ابراہیمؑ کے والد کے بارے میں شکوک پیدا کر دیے۔اس طرح یہ مفسر گمراہ کرتے ہیں۔یہ کون سی قرآن پاک کی تفسیر ہے۔جسمیں ہر کوئی اپنی عقل سے کام لے رہا ہے۔کہ قرآن پاک میں کچھ لکھا ہوا ہے اور یہ کچھ بتاتے ہیں۔جو صدیوں پہلے کسی نے تفسیر لکھ دی۔اس کو لوگوں نے قرآن پاک میں جگہ دے دی۔رسول ﷺ کے ذریعے لائی ہوئی اللہ تعالیٰ کی وحی کو نظر انداز کر دیا گیا۔اور یہ لوگ جن کو تفسیر یا تشریح کے مطلب کا بھی پتہ نہیں۔یہ مفسر اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کی کیا سزا ہے۔
ان کا کام تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف ایک کاروائی ہے۔ہم اس کام کو تفسیر کا نام دیتے ہیں۔ان مفسروں نے تمام قرآن پاک کا یہ حال کیا ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں نے قرآن پاک کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔تفصیل سے بیان کیا ہے۔تفسیر سے بیان کیا ہے۔یہ تو اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا۔کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار رہنا جس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا۔کہ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔ان مفسروں نے وہی کام کیا جس کام سے منع کیا گیا تھا۔کیا یہ تفسیر ہے ۔کیا یہ تشریح ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے اُلٹ کام کرو۔نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ڈر نہ کوئی خوف۔خود یہ کام کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔بلکہ لوگوں کو بھی اس کام پر لگا دیا بلکہ اپنے پیچھے لگا لیا۔اس طرح لوگوں کو قرآن پاک سے روک دیا۔یہ قرآن پاک کے نافرمان ہیں۔اللہ تعالیٰ کی نظر میں کافر ہیں۔مشرک اور ظالم ہیں قرآن پاک کے مرتد ہیں۔اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔جن سے اللہ تعالیٰ انتقام لے کر رہے گا۔کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کی۔اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کیا ہے۔اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا ہے۔اس طرح لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم سے محروم ہو گئے۔اللہ تعالیٰ اپنے مجرموں کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔
یاد رہے۔کہ والد اللہ تعالیٰ اپنے سگے باپ کو کہتے ہیں۔اس کی جانچ پڑتال اور علم میں اضعافے کے لیے سورہ یوسف دیکھیں۔جس میں یوسف علیہ السلام کے والد کا بار بار زکر ہے۔آپ خود دیکھ لیں۔کہ والد کے لیے کیا الفاظ آئے ہیں۔

اس جرم میں نام نہاد مفسروں کا ساتھ دینے والے سب اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔
۔نعمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے اس کی مکمل تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔شریعت نعمت اور فرقان کسے کہتے ہیں۔

20 ۞ سورہ رعد۔آیات 36 تا 37۔پارہ 13۔

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں گروہ بندی یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔۔ کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ مجھے تو بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی ولی ہوگا اور نہ بچانے والا۔ اور یہی حکم رسول ﷺ کو بھی دیا گیا۔۔ کہ قرآن پاک کا علم پانے کے بعد اگر آپ ﷺ نے ان کی یعنی وہ لوگ جو اس وقت رسول ﷺ کے پاس تھے۔ جن کو سورہ منافقون میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کی اطاعت کی تو رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اطیع اللہ واطیع الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی یعنی فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔ صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اور غلامی کے ساتھ کسی اور کی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

آئیں اسی طرح کی ایک آیت اور دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیات 145 کا آخری حصہ اور 146 تا 147 پارہ نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اگر تم نے اس علم کے بعد جو تمہارے پاس پہنچ چکا ہے ان کے خواہشات کی اطاعت کی۔ تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے سچ کو چھپا رہا ہے یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے لہٰذا تم اس کے متعلق ہرگز شک میں نہ رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کے ساتھ کسی اور علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے یہ قرآن سچ ہے اور ہمیں اس کے متعلق ہرگز شک نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن پاک کے علم کے بعد کسی علم کی اطاعت ہمیں ظالم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں سورہ البقرہ آیت 120 تا 121 پارہ نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور آپ سے یہود اور نصاریٰ اس وقت تک راضی نہ ہونگے جب تک آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کرنے لگیں۔ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے۔ وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو خطاب کرنے کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد لوگوں کے خواہشات کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس سے کفر کرے یعنی نافرمانی کریں۔ یعنی فرقے بنالے وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا ۔ کہ تین مثالیں دیں گئی۔ پہلی مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو مشرک کہا گیا دوسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو ظالم کہا گیا۔ تیسری مثال میں قرآن پاک کے علم کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کرنے والے کو کافر کہا گیا۔

تمام لوگ جو قرآن پاک کے ساتھ کسی فرقے کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ مشرک ہیں ظالم ہیں اور کافر ہیں۔ سب کے نام رسول ﷺ کا پیغام ہے۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی اصلی ہدایت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے ۔یعنی قرآن پاک کے علم کو ہدایت سمجھتا ہے۔ وہ ایمان والا ہے

فرقہ پرست مشرکوں کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان کے اعمال ضائع ہیں۔

21 ۞ سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے اعمال ضائع ہوگئے۔ اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ امید ہے۔ کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔یاد رہے سورہ روم کی ایت تیس تا بتیس میں فرقے بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہےاور فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں ۔اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالی نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔جس طرح قرآن پاک آخرت کے بارے میں بتا تا ہے۔فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔کہ رسول اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔جو جہنم میں چلا گیا وہ چلا گیا اسے نکالنے کا سوال ہی نہیں۔کوئی اس کو جہنم سے نکال ہی نہیں سکتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج چکا ہے۔تو کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بدل جائے گا۔کیا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط تھا۔ہرگز نہیں۔

ہم سے اور رسول ﷺ سے قیامت والے دن قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔اور ہم سے کسی حدیث کی کتاب یا امام بخاری کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔۔۔۔

ان آیات میں قرآن پاک سے غفلت اختیار کرنے والوں اور اپنے نام نہاد جعلی اماموں کے پیچھے چلنے والوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ جعلی امام شیطان ہیں۔جو ہر وقت قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں۔ان سے اللہ تعالیٰ انتقام لیں گے۔

22 سورہ زخرف۔آیات 36 تا 44۔پارہ 25

اور جو کوئی رحمٰن کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے تو ہم اس کیلئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے۔بلاشبہ وہ ان کو راستے یعنی قرآن سے روکتا ہے۔اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کاش تیرے اور میرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو کتنا برا ساتھی ہے جب تم دنیا میں ظلم کر رہے تھے تو آج ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں کہ تم سب عذاب میں شریک ہو بھلا کیا آپ ﷺ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہیں اور ان کو جو کھلی گمراہی میں پڑے ہیں پھر اگر ہم آپ ﷺ کو اس دنیا سے لے گئے تو ہم ان سے ضرور انتقام لیں گے یا ہم آپ ﷺ کو وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے تو بے شک ہم ہر طرح سے قدرت رکھتے ہیں پس آپ ﷺ اس کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے تھامے رہیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور بے شک یہ قرآن آپ ﷺ کیلئے اور آپ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور عنقریب آپ سے پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے غفلت اختیار کرتا ہے اس گھٹیا حرکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس قدر ناراض ہوتے ہیں کہ اس انسان کے ساتھ ایک شیطان کر دیتے ہیں جو اسے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں ایسے لوگ قیامت والے دن آرزو کریں گے کہ کاش ان کے اور شیطان کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن ایسی باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔کیونکہ دنیا میں تو قرآن پاک سے ان لوگوں نے غفلت اختیار کر رکھی تھی اور فرقہ پرستوں کے ساتھی بنے ہوئے تھے۔اور اس طرح ظلم یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

جب ہم قرآن پاک پڑھتے ہیں۔تو اس کو غفلت سے پڑھتے ہیں۔جس کی سزا اللہ تعالیٰ اس طرح دیتے ہیں کہ جب وہ اپنے اپنے فرقے کی تفسیر پڑھتے ہیں۔تو ہر مفسر شیطان کی طرح ساتھ ساتھ اپنی کہانی سناتا ہے۔اور اس طرح قرآن پاک سے روکتا ہے۔قیامت والے دن پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

باپ دادا کا راستہ شرک کا راستہ ہے۔یعنی باپ دادا کا راستہ مشرک بناتا ہے۔

25 **سورہ البقرہ۔آیت 170۔پارہ 2**

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس طریقے کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگرچہ ان کے باپ دادا ہی نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرقہ پرستوں کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ جب لوگوں سے قرآن پاک کی اطاعت کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں چاہے ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست لوگوں کا بھی یہی رویہ ہے جو شیعہ ہے تو اس کی اولاد بھی شیعہ ہے سارا خاندان شیعہ ہے جو بریلوی ہے تو ان کے ماں باپ بریلوی ہیں سارا خاندان بریلوی ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو باپ دادا کا راستہ چھوڑ کر قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں۔

باپ دادا کا راستہ مشرک بناتا ہے۔

25۞ ۔سورہ لقمان۔آیت 20 کا آخری حصہ تا 21 آیت۔پارہ نمبر 21

لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے جبکہ اس کے پاس نہ علم ہے اور نہ کوئی روشنی دکھانے والی کتاب ہے اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی اطاعت کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ چاہے شیطان انہیں دوزخ کے عذاب کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ پرستوں کی نشانی دکھائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اور جب ان کو قرآن پاک کی اطاعت کیلئے کہا جاتا ہے۔تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے راستے پر چلیں گے۔

خواتین وحضرات!

باپ دادا کا راستہ شیطان کا راستہ ہے۔صرف قرآن پاک۔جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ حکم دے رہیں ہیں۔

باپ دادا کا راستہ مشرک بناتا ہے

26۞ سورہ زخرف۔آیات 21 تا 25۔پارہ 25

ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی جس کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔

بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک خاص طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے جس بستی میں خبردار کرنے والا بھیجا تو اس بستی کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم کی اطاعت کررہے ہیں اس نے کہا کہ خواہ میں تمہارے پاس اس سے زیادہ بہتر ہدایت لے آؤں جس پر تم اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہ کہنے لگے جو پیغام تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے اس کا انکار ہی کریں گے چنانچہ ہم نے ان سے بدلہ لے لیا تو دیکھئے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں لوگوں کے رویے اور خیالات کو دکھایا گیا ہے جو رسولوں کی لائی ہوئی ہدایت یعنی کتاب رد کردیتے ہیں اور اپنے باپ دادا کی اطاعت کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے قرآن پاک میں ایسے ہی جھٹلانے والوں کے کافی سارے واقعات موجود ہیں۔

باپ دادا کا راستہ مشرک بناتا ہے

27۞ سورہ احزاب۔آیات 64 تا 68 پارہ نمبر 22

بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے۔اور ان کیلیے بڑھکتی ہوئی آگ تیار کی گئی ہے۔وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔وہ کوئی ولی اور مددگار نہ پائیں گے۔جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راستے یعنی قرآن سے بھٹکا دیا اے ہمارے رب انہیں دہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ جب ان کے منہ پر آگ بڑھکے گی تب افسوس کریں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کی اطاعت کیوں نہ کی یعنی قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہ کی ہمارے بڑوں اور سرداروں نے ہمیں قرآن یعنی راستے سے بھٹکا دیا۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات فرقہ پرست غور سے پڑھ لیں اور اب دوبارہ پڑھ لیں کیونکہ قیامت والے دن غور وفکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پھر نہ کہنا کہ کاش ہم اپنے بڑوں اور سرداروں کی بات نہ مانتے انہوں نے تو ہمیں راستے یعنی قرآن سے بھٹکا دیا گمراہ کر دیا۔ قیامت والا دن انجام کا دن ہے بدلے کا دن ہے۔ راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے

۔اس کے لیے آپ میری کتاب ویب سائیٹ سے دیکھ سکتے ہیں۔ تا کہ آپ کو اچھی طرح یقین ہو جائے۔ کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات!

جب آپ فرقہ پرستوں کی تفسیر پڑھتے ہیں۔ تو یہ آپ کو راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی ولی یعنی دوست نہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو ولی بناتے ہیں۔ تو مشرک ہیں۔

28۔ سورہ انعام آیت 13 تا 14 پارہ 7

آپﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں جو زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ سب کو کھلاتا ہے۔ اور اُسے کوئی نہیں کھلاتا۔ آپﷺ کہہ دو۔ کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے۔ کہ میں سب سے پہلے فرمابردار بنوں۔ اور شرک کرنے والوں میں سے نہ بنوں۔ آپﷺ کہہ دو ۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ جس پر سے وہ ٹال دیا گیا۔ اُس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے رسولﷺ کا خطاب سنا۔ رسولﷺ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو ولی بناؤں جو زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ سب کو کھلاتا ہے۔ اور اُسے کوئی نہیں کھلاتا۔ رسولﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے۔ کہ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنوں۔ اور شرک کرنے والوں میں سے نہ بنوں۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ جس پر سے وہ ٹال دیا گیا۔ اُس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ رسولﷺ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہ کی۔ یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری نہ کی۔ تو ہم نے رسولﷺ کی اطاعت نہ کی۔ بلکہ فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کی۔ اور اُن کو اپنا ولی سمجھا۔ یعنی اپنا دوست یا مددگار سمجھا تو ہم مشرک بن جائیں گے۔

ہمارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر ہم نے رسولﷺ کی بات مانی۔ تو یہ رسولﷺ کی اطاعت ہو گی۔ اسے اطیع اللہ واطیع الرسول کہتے ہیں۔ ورنہ رسولﷺ کی نافرمانی ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو گی۔

فرقہ پرست یعنی مشرک مال سمیٹنے والے ہوتے ہیں

29۔ سورہ اعراف۔ آیت 168 تا 170۔ پارہ نمبر 9

اور ہم نے انہیں کئی گروہ بنا کر زمین میں تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکوکار بھی ہیں اور ان میں سے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو اچھے اور بُرے حالات سے آزمایا کہ شاید وہ لوٹ آئیں پھر ان کے بعد ان کے نالائق جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنکر اس دنیا کی زندگی کا مال سمیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ عن قریب ہمیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر ویسا ہی مال دوبارہ ان کے پاس آئے اسے بھی قبول کر لیں گے۔ کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صرف وہ بات کہیں گے جو سچ ہو اور یہ بات وہ پڑھتے بھی رہے اور آخرت کا گھر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کیلئے بہتر ہے۔ کیا تمہیں اتنی سی بھی سمجھ نہیں ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم ایسے صالح لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک میں بتائے ہوئے سچ کو بیان نہیں کرتے ایسے لوگ ایسی کہانیاں گھڑتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور ایسے قصہ کہانیاں فرقے والے لوگوں نے بہت مشہور کر رکھی ہیں مگر ان کو ایک آیت بھی ایسی نہیں ملے گی جس میں فرقہ والے کو جنت کی بشارت ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ اپنے سے کفر

کرنے یعنی نافرمانی کرنے والے کو کیوں جنت میں جگہ دینے لگا۔
اور آخرت کا گھر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کیلئے بہتر ہے۔کیا تمہیں اتنی سی بھی سمجھ نہیں ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم ایسے
کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صرف وہ بات کہیں گے جو سچ ہو اور یہ بات وہ پڑھتے بھی رہے اور آخرت کا گھر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کیلئے بہتر ہے۔کیا تمہیں اتنی سی بھی سمجھ نہیں ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً ہم ایسے صالح لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہ اس قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ہم سے وعدہ لے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صرف وہ بات کہیں جو سچ ہو اور یہ بات ہم پڑھتے بھی ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔یعنی کیا ہم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کر دیا ہے۔کہ ہم قرآن پاک کے علاوہ کسی اور ولی یعنی دوست کی اطاعت نہ کریں۔یعنی ہم کسی حدیث کی کتاب کی اطاعت نہیں کر سکتے۔اگر کریں گے تو یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوگی۔ اور شرک ہوگا۔اور رسول ﷺ کے لائے پیغام کا انکار ہوگا۔یعنی رسول ﷺ کو جھٹلانا ہوگا۔۔۔

29 ۞ **سورہ اعراف۔آیات 2 تا 3۔پارہ نمبر 8**

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس سے آپ کے دل میں گھٹن نہیں ہونا چاہئے تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرائیں۔اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس کے سوا کسی ولی کی اطاعت سے منع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شرک سمجھانے کے لیے کیا مثال دی ہے۔ واہ

30 ۞ **سورہ زمر۔آیات 29 تا 31۔پارہ نمبر 23**

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ایک ایسا آدمی ہے۔جس میں کئی جھگڑالو شریک ہیں۔اور ایک سالم آدمی ہے۔ایک آدمی کا۔کیا وہ دونوں اس مثال میں برابر ہیں۔سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

بے شک آپ ﷺ مرنے والے ہیں۔اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔پھر بے شک تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں **ایک ایسا آدمی ہے۔جس میں کئی جھگڑالو شریک ہیں۔اور ایک سالم آدمی ہے۔ایک آدمی کا۔کیا وہ دونوں اس مثال میں برابر ہیں۔سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔** بے شک آپ ﷺ مرنے والے ہیں۔اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔پھر بے شک تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے۔

یعنی

کہ ایک آدمی کا ایک ہی مالک ہے۔اور دوسرے آدمی کے بہت سارے جھگڑالو مالک ہیں۔وہ کس کس کا کام کریگا۔اور کس طرح کرے گا۔کیونکہ مالک جھگڑالو قسم کے ہیں۔
بہتر حالت کس کی ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔یعنی اس آدمی کی حالت بہترین ہوگی جس کا مالک ایک ہوگا۔۔
بے شک آپ ﷺ مرنے والے ہیں۔اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔پھر بے شک تم اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے۔
یہ اللہ تعالیٰ نے مثال بیان کی ہے کہ میری غلامی بہتر ہے۔یا مختلف فرقوں کی۔جن کے جھگڑے ہی ختم نہیں ہوتے۔جو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے جھگڑے بیان کریں گے۔

رسول ﷺ کا دین دیکھیں۔ان کا خالص دین ایک رب کی بندگی اور فرمابرداری کرنا تھا۔

31 ۞ **سورہ زمر۔آیات 11 تا 20۔پارہ نمبر 23**

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی بندگی یعنی غلامی کروں ۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اس کا فرمابردار بنوں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے کہہ دیجئے کہ میں تو صرف دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کی بندگی یعنی

غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔خبردار یہی بہت بڑا نقصان ہے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور انکے نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے ۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو ڈراتا ہے۔اے میرے غلاموں مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور وہ لوگ جو طاغوت کی بندگی یعنی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے ان کے لیے خوشخبری ہے لہٰذا میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دو۔جو کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں۔کیا جس پر عذاب کی بات سچی ہو جائے۔پھر کیا آپ ﷺ اس کو چھڑا سکتے ہیں۔جو آگ میں ہو۔لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے بالا خانے ہونگے جن کے اوپر اور منزلیں ہونگی جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنی بندگی یعنی غلامی کا حکم قرآن پاک کے ذریعے دے رہیں ہیں۔تمام فرقے طاغوت ہیں۔فرقوں کی اطاعت کرنا طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنا ہے طاغوت کی غلامی کرنا کفر ہے۔شرک ہے۔جس پر آگ کا حکم ثابت ہو جائے آپ ؐ اسے آگ سے نہیں چھڑا سکتے۔رسول ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا اور ہمیں بھی یہی حکم ہے۔تمام فرقے طاغوت ہیں۔فرقوں کی اطاعت کرنا طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنا ہے طاغوت کی غلامی کرنا کفر ہے۔شرک ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے کہہ دیجئے کہ میں تو صرف دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے اس کی بندگی یعنی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو۔نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔خبردار یہی بہت بڑا نقصان ہے ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور انکے نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے ۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو ڈراتا ہے۔کہ اے میرے غلاموں مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور وہ لوگ جو طاغوت کی بندگی یعنی غلامی سے بچتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہے۔یعنی قرآن پاک سے رجوع رہے۔ان کے لیے خوشخبری ہے لہٰذا میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دو۔جو کلام کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی بہترین باتوں پر عمل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی یہی وہ لوگ ہیں جو عقلمند ہیں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے ایسے بالا خانے ہونگے جن کے اوپر اور منزلیں ہونگی جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

بہترین مخلوق خالص ایک رب کی بندگی کرنا سچا دین ہے۔یعنی یکسو دین یعنی حنیفا دین یعنی سب سے منہ موڑ کر ایک رب کا ہو جانا ۔۔جبکہ بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے۔مشرک بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

32۞ سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور کتاب والوں نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی بندگی یعنی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے ۔بے شک جن لوگوں نے کتاب والوں اور مشرکوں میں سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے۔مشرک بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر قرآن پاک اس لیے نازل کیا ہے۔تاکہ رسول ﷺ لوگوں کے اختلافات کی وضاحت کر دیں۔

33۞ سورہ النحل۔آیات 63 تا 64۔پارہ 14

اللہ کی قسم آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بنے ہوئے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان اختلافات ان پر کھول دیں جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں اور

یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لیے رسول ﷺ پر نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے دور کردیں اور ایمان لانے والوں کے لئے یہ ہدایت اور رحمت ہے اور ہم لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آئی ہے مگر لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہوا ہے اور دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرست قرآن پاک کے زریعے اپنے اختلافات دور نہیں کرتے۔انہوں نے اپنے فرقوں کے نام نہاد اماموں یعنی شیطانوں کو اپنا ولی یعنی دوست بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات!

جب بھی فرقہ پرستوں کو کوئی اللہ تعالی کا حکم دکھاوٴ۔وہ فورا منکر حدیث کا فتویٰ لگا کر اس آدمی کو ماردیتے ہیں۔یہ شیطان ہیں۔اور لوگوں نے ایسے شیطانوں کو ہمیشہ اپنا ولی یعنی دوست سمجھا ہے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں کو جب بھی قرآن پاک سے کسی حکم کو دکھایا جاتا ہے۔وہ قرآن پاک کو رد کرنے کے لیے اور احادیث کو مستحکم کرنے کے لیے درج زیل حربے استعمال کرتے ہیں۔قرآن پاک میں نماز دکھاوٴ۔حج دکھاوٴ۔حالانکہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے۔کہ ہم نے نماز سکھادی ہے۔حج سکھادیا ہے۔

صراط مستقیم کی ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اس انسان کو ملتی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زریعے اپنے اختلافات ختم کرتے ہیں۔۔

34 سورہ البقرہ۔آیت 213۔پارہ 2

سب لوگ ایک امت تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے ان انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سچ کو واضح کرنے والی کتابیں بھی نازل کیں۔تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردیں۔جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور یہ اختلاف رکھنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی اور انہیں واضح دلائل پہنچ چکے تھے۔انہوں نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اُس سچ میں ہدایت کی۔جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کتاب کے بارے میں صرف آپس کی ضد کی وجہ اختلاف پیدا کرلیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر سچ کو واضح کرنے کے لیے رسولوں کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ لوگوں میں فیصلہ کردے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ تعالیٰ اپنی اجازت سے ایمان والوں کی اس سچ میں رہنمائی کرتا ہے جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کردیتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے جانا کہ ہم اپنے اختلافات صرف اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب کے ذریعے ختم کرسکتے ہیں اور ایمان والے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اپنی اصلاح کرلیتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے کی ہدایت کردیتے ہیں اگر ہم آج اپنے فرقوں کو چھوڑ دیں اور اپنی اصلاح قرآن سے کرلیں تو ہمیں قرآن پاک سے سیدھا راستہ نظر آجائے گا ہم اپنے اختلافات صرف قرآن پاک سے ختم کرسکتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایمان والوں کی اس سچ میں رہنمائی ہوجائے گی جس میں لوگ اختلاف رکھتے ہیں۔

رسول ﷺ کی امت گروہ میں یعنی فرقوں میں تقسیم ہوچکی ہے۔حالانکہ یہ امت ایک ہی امت ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے۔۔۔

34 سورہ مئومنون۔آیت 52 تا 54۔پارہ 18

اور بے شک تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں بس مجھ سے ڈرو۔پھر لوگوں نے اپنا کام اپس میں ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالا۔اور ہر ایک گروہ کے پاس جو ہے وہ اس میں بہت خوش ہیں آپ ان کو ایک مدت تک ان کی اس غفلت میں پڑا رہنے دیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔بس مجھ سے ڈرو۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں فرقہ فرقہ ہوگئے۔اور ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ بہت خوش ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو غفلت میں پڑا رہنے دیں۔

خواتین وحضرات!

اگر یہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھتے اور فرقوں میں نہ پڑتے بہرحال یہ ایک مدت تک غفلت میں پڑے رہیں اللہ تعالیٰ ان کا خود حساب کتاب کرے گا۔

قرآن پاک کی باتیں پاک باتیں ہیں اور ہر ہر فرقے کی احادیث کی کتابیں ناپاک باتیں ہیں۔جو لوگوں نے تین سوسال پہلے کے لوگوں سے سن سن کر لکھی ہیں۔

۞ سورہ ابراہیم۔آیت 23 تا 29۔پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہوگی۔کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے۔جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔وہ ہر وقت اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا "دوزخ" جس میں وہ داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات

!اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں اور اپنے کسی بھی شریک کی باتوں کے بارے میں تفصیل بتارہے ہیں۔اور موازنہ کررہے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کررہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی سچی باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے جب ہم قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی مضبوط باتوں سے ثابت قدم رکھتا ہے۔اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔

اور جو گمراہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو بدل کر کفر کیا ہے اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ لے کر قرآن بدل دیا اور ہمیں اس سے دور کردیا۔اور ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔۔۔۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن پاک ان کا ہے جو میرے ساتھی ہیں۔اور یہ ان لوگوں کی بھی نصیحت تھا۔جو مجھ سے پہلے تھے۔

35 ۞ سورہ انبیاء آیات 24 تا 25 پارہ 17

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں۔کہہ دو۔کہ تم اپنی دلیل تو لاؤ۔یہ نصیحت یعنی قرآن اُن لوگوں کے لیے ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور اُن کی نصیحت ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔بلکہ ان میں اکثر سچ کو جانتے ہی نہیں۔اس لیے وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔اور آپ ﷺ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔صرف میری بندگی یعنی غلامی کرو۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔یہ قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے ہے۔جو میرے ساتھ ہیں۔اور یہی قرآن پاک اُن لوگوں کے لیے بھی تھا جو مجھ سے پہلے تھے۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات ہی ہر دور میں آئیں۔اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی غلامی کا حکم ہر رسول کے زریعے دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک دے کر کہا۔ کہ اس کو کب مانو گے۔ جب کوئی عذاب آجائے گا۔ اس وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور فرقے بنانے والوں کے ساتھ رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں۔

36۔ سورہ انعام۔ آیات 153 تا 159۔ پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے یعنی قرآن پاک پس تم اس کی اطاعت کرو اور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کرو کہ یہ راستے تم کو اُس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کردیں گے یہ وہ بات ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیزگاری اختیار کرو پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی کتاب دی تا کہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کردیں اور اس میں ہر بات کی تفصیل تھی اور ہدایت اور رحمت تھی تا کہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے

یعنی قرآن پاک۔ جس کو ہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔ اور یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دراصل کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا یہ تم کہنے لگو کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑ لے ہم ان لوگوں کو جلد سزا دیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے کیا یہ لوگ صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی خاص معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گا اس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیک کام نہ کیا ہو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کر رہے ہیں بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لئے اور فرقے بن گئے آپ ﷺ کا اِن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تا کہ ہم کوئی بہانہ نہ کر سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ کہ عذاب کے وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی اگر کوئی عذاب دیکھ کر کہے۔ کہ میں قرآن پاک کو سچ مانتا ہوں اور اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ اس طرح کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال نیک اعمال ہیں۔ اور ہمیں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ فرقے بنانے والے مشرک ہیں

یاد رہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر عذاب آنے کی وجہ ابراہیم علیہ السلام کے ملت کے دین میں اختلاف تھا۔
اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو کہ ابراہیم علیہ السلام کے ملت کی اطاعت کا حکم دیا۔ جو یکسو یعنی حنیفا تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بیشک ہفتے کہ دن کی تعظیم تو صرف انہی للہ لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا۔۔۔۔۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس دین کو جانتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فرقہ پرست رسول ﷺ کے اس دین کو نہیں مانتے۔ اور اس میں اختلاف کرتے ہیں۔

37۔ سورہ نحل۔ آیات 123 تا 125۔ پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے ملت کی اطاعت کیجئے جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بیشک ہفتے کہ دن کی تعظیم تو صرف انہی للہ لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا اور بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ۔ آپ ﷺ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے سے بلائیے۔ اور ان سے مباحثہ کرو جو سب سے بہتر انداز میں ہو۔ اور اس میں شک نہیں کہ آپ کا رب علم رکھتا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ ہوا اور وہ علم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ہدایت پانے والے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مشرک کی تفصیل بتا رہے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ابراہیم علیہ السلام کے ملت کی اطاعت کا حکم دیا گیا۔ جو یکسو تھے۔ یعنی ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

جس دین میں موسیٰؑ کی قوم نے اختلاف کی۔ اس دین میں رسول ﷺ کی امت بھی اختلاف کرتی ہے۔ جس کی پوری تفصیل آگے نے والی ہے۔

رسول ﷺ مشرکوں سے پوچھتے ہیں۔ یعنی فرقہ پرستوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے۔ ان میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

38 سورہ یونس۔ آیات 35 تا 44۔ پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو سچ کی طرف ہدایت کر سکے۔ آپ ﷺ کہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے بھلا وہ جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اسے راستہ بتایا جائے پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو ان میں سے اکثر لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں حالانکہ گمان سچ کے مقابلے میں کسی کام نہیں آ سکتا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ کر رہے ہیں۔ قرآن پاک ایسی چیز نہیں ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ قرآن خود ہی بنا لیا ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو مدد کیلئے بلا سکو بلا لو۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔
اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے تمہارا عمل ہے اور میرے لیے میرا عمل ہے جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور اس سے میں بری ہوں جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت لوگ ہیں جو تیری باتوں کو سنتے ہیں مگر کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں مگر کیا تو اندھوں کو ہدایت دے گا۔ اور اگر چہ وہ کچھ بھی نہ دیکھ سکتے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ ایک مکمل خطاب کرتے ہیں ان آیات میں مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت ہو رہی ہے۔ جس میں رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک بناتے ہو۔ کیا وہ سچ کی طرف تمھاری ہدایت کر سکتے ہیں کہ آخر سچ کیا ہے سچ کی حقیقت کیا ہے اس کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ جو سچ کی حقیقت کو جانتا ہے۔ اور جو سچ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ وہ اطاعت کا زیادہ حقدار ہے یا وہ جو خود بھی راستہ نہیں پاتا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے راستہ نہ بتائے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو اور تم میں سے لوگ گمان کی اطاعت کرتے ہیں حالانکہ گمان سچ کے مقابلے میں کسی کام نہیں آ سکتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔ قرآن پاک ایسی چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بنا سکے بلکہ یہ تو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور پہلی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن رسول ﷺ نے خود ہی بنا لیا ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو مدد کیلئے بلا سکو بلا لو۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات میں مشرکوں کی بات ہو رہی ہے۔یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔جنہوں نے اپنے مفسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے۔جوگمان کی اطاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کے خلاف اپنی کاروائی کرتے رہتے ہیں۔لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔کیا وہ سچ بتا سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ۔حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ان باتوں کو جھٹلایا ہے جو ان کے علم کی گرفت میں نہیں آئیں۔اور ابھی ان کی حقیقت بھی ان کے سامنے نہیں آئی اسی طرح جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں سو دیکھ لو کہ ظلم کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ان لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ نہیں لاتے اور آپ کا رب ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں۔ایک وہ ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں۔یعنی رسول۔جن کو اللہ تعالیٰ راستہ بتاتے ہیں۔اور وہ یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ ان کو بھی راستہ نہ بتائے۔تو وہ راستہ نہیں پا سکتے تھے۔دوسری قسم ان لوگوں کی ہے۔جوگمان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اور قرآن پاک کی باتیں جنہیں جنہیں سمجھ نہیں آتیں۔اس طرح وہ قرآن پاک کو جھٹلا دیتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست لوگ جو قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے۔اللہ تعالیٰ ان فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔

اگر یہ تجھے جھٹلاتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لیے تمہارا عمل ہے اور میرے لیے میرا عمل ہے جو کچھ میں کرتا ہوں اس کی ذمہ داری سے تم بری ہو اور اس سے میں بری ہوں جو کچھ تم کرتے ہو ان میں سے بہت لوگ ہیں جو تیری باتوں کو سنتے ہیں مگر کیا تو بہروں کو سنائے گا خواہ وہ کچھ نہ سمجھتے ہوں ان میں بہت سے لوگ ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں مگر کیا تو اندھوں کو ہدایت دے گا۔اور اگرچہ وہ کچھ بھی نہ دیکھ سکتے ہوں۔بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر زرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

فرقہ پرست رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے لوگ ہیں۔ان کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔۔

39 ۞ سورہ حجر آیات 87 تا 93 پارہ 14

ہم نے آپ ﷺ کو سات آیات دیں ہیں۔جو بار بار دھرائیں جاتی ہیں۔اور عظیم قرآن بھی دیا ہے۔لہذا ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو جو سامان حیات دے رکھا ہے۔ادھر نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔اور نہ ہی اس کے لیے غم ذدہ ہوں۔اور اپنے بازو ایمان والوں کے لیے جھکا دیں۔اور آپ ﷺ کہہ دیں۔کہ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔جیسا کہ ہم نے عذاب نازل کیا تھا۔جنہوں نے اپنے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر ڈالا تھا۔ آپ کے رب کی قسم ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔جو وہ کرتے رہے۔پس آپ ﷺ کو جو کچھ حکم دیا گیا ہے۔پس کھول کر سنا دو۔اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجیے۔بیشک ہم تمھارا مذاق اُڑانے والوں کے لیے ہم کافی ہیں۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود بناتے ہیں۔پس عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔اور بے شک ہم جانتے ہیں۔کہ آپ کا سینہ تنگ ہوتا ہے۔اس سے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔پس آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے رہیے۔اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیے۔اور اپنے رب کی بندگی یعنی غلامی کریں۔حتی کہ آپ ﷺ کے پاس یقینی بات آجائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان والے یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھنے والوں اور اس کی اطاعت کرنیوالوں کے ساتھ نبی ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے۔کہ ان کے لیے اپنی بازو پھیلا دیں۔یعنی خوش آمدید کہیں اور دولتمندوں کی طرف دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔کیونکہ آپ ﷺ کے پاس سات آیات یعنی سورہ فاتحہ ہے اور عظیم قرآن موجود ہے۔آپ تو اس قرآن پاک سے صرف۔ڈرانے والے ہیں۔کیونکہ جن قوموں نے پہلے اپنے قرآن پاک کو آپس میں تقسیم کر لیا۔یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر لیا۔کسی نے کچھ باتوں کو پکڑ لیا۔اور کسی نے کچھ کو پکڑ لیا۔ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔اور ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے بارے میں ضرور پوچھیں گے۔یاد رہے۔کہ ان آیات میں پہلے کسی قوم کا زکر آیا ہے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔کیونکہ انہوں نے اپنے قرآن یعنی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

ان آیات میں فرقہ بنانے والوں یعنی مشرکوں کی بات ہوئی ہے۔جو اختلاف کر کے قرآن کی کچھ باتوں کو پکڑ لیتے ہیں۔اور فرقہ فرقہ ہو جاتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات بتائی ہوتی ہے۔وہ رد کر دی جاتی ہے۔اور مفسر کی بات کو حرفِ آخر مان لیا جاتا ہے۔یعنی مفسر کو سچا سمجھا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔یعنی ان لوگوں کا خدا مفسر ہوا۔یہ لوگ مفسر کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مفسر کی غلامی کی جاتی ہے۔اس طرح لوگ فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔اس طرح شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔اور اسی شرک میں موت آجاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے مخاطب ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

پس آپ ﷺ کو جو کچھ حکم دیا گیا ہے۔اسے کھول کر سنا دو۔اور مشرکوں سے منہ موڑ لو۔بیشک تمھارا مذاق اُڑانے والوں کے لیے ہم کافی ہیں۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور

معبود بناتے ہیں۔پس عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا۔اور بے شک ہم جانتے ہیں۔کہ آپ کا سینہ تنگ ہوتا ہے۔اس سے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔پس آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے رہیے۔اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہوجایئے۔اور اپنے رب کی غلامی کریں۔حتٰی کہ آپ ﷺ کے پاس یقین آجائے۔یعنی موت آجائے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ نے تو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا پیغام دیا۔مگر فرقہ پرست اس بات کا مذاق اُڑتے ہیں۔کہ اکیلے قرآن پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔اس طرح رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن کی باتوں کو نہیں مانتے۔اور فرقے بنالیتے ہیں۔جو لوگ فرقے بناتے ہیں وہ رسول ﷺ کا مذاق اُڑانے والے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ نے تو ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام دیا تھا۔اور یہ فرقے بنا کر اور معبود بنالیتے ہیں۔

کیا مشرک یعنی فرقہ پرست لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے منتظر ہیں۔کیا رسولوں کے ذمے واضح پیغام پہنچا دینے کے سوا کچھ ہے۔

40۞ سورہ النحل آیات 33 تا 35 پارہ 14

کیا وہ صرف اس کا انتظار کر رہے ہیں۔کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کے رب کا حکم آجائے۔ان سے پہلے بھی لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا۔اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا۔بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔پس جو برائیاں وہ کرتے رہے۔ان کی ان کو سزا ملی۔اور ان پر وہ آپڑا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔اور کہنے لگے۔جن لوگوں نے شرک کیا۔کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔تو نہ ہم اس کے سوا کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا۔اور نہ ہم اس کے حکم کے سوا کوئی چیز حرام ٹھہراتے۔ایسا ہی ان لوگوں نے کیا۔جو ان سے پہلے تھے۔پس کیا رسولوں کے ذمے واضح پیغام پہنچا دینے کے سوا کچھ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہیں ہیں۔کہ رسولوں پر صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔اس کے بعد لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغام میں دوسروں کو شریک کر لیتے ہیں۔اور پھر کہتے ہیں۔کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔یہ وہی کر رہے ہیں۔جو ان کے باپ دادا نے کیا۔

خواتین وحضرات۔

جو اُن لوگوں نے کیا۔وہی ہم لوگ بھی کر رہے ہیں۔اگر ہم قرآن پاک سمجھے بغیر فرقوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔لوگ ان باتوں کو بھی حرام سمجھتے ہیں۔جو رسول کے نام پر فرقے والے کرتے ہیں۔گویا ہمارے دو خدا ہیں۔ایک ہمارا فرقہ اور دوسرا اصلی اور سچا خدا۔حالانکہ رسول کا کام تو صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔فرقے والے رسول کا لایا ہوا پیغام تو لوگوں تک نہیں پہنچاتے۔بلکہ اس کو جھٹلا رکھا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہیں۔کیا وہ انسان کو پیدا کر سکتے ہیں۔روزی دے سکتے ہیں۔موت دے سکتے ہیں۔جو ایسا نہیں کر سکتے۔وہ اللہ تعالیٰ کے شریک بننے کے قابل نہیں۔۔۔۔

41۞ سورہ روم آیات 40 تا 45 پارہ 2!

وہ اللہ تعالیٰ ہے۔جس نے تمھیں پیدا کیا۔پھر تم کو روزی دی۔پھر تم کو موت دے گا۔پھر وہ زندہ کریگا۔تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے۔جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اور اس سے برتر ہے۔جو وہ شریک بناتے ہیں۔خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوگیا ہے۔اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھادے۔تاکہ وہ رجوع کریں۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو۔کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔ان میں سے اکثر مشرک تھے۔اپنا رخ سیدھا دین کی طرف رکھیے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہوجا ئیں گے اور جس نے کفر کیا ہوگا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے صالح عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ مشرکوں سے یعنی فرقہ پرستوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ان سے شرک کی وجہ پوچھ رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے۔جس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ پھر تم کو روزی دی۔پھر تم کو موت دیگا۔پھر تم کو زندہ کریگا۔تو کیا تم جن کو اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسا ہے۔جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے۔اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اور اس سے برتر ہے۔جو وہ شریک بناتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ جو کچھ ان مشرکوں نے یعنی فرقہ پرستوں نے

جو کچھ کیا ہے۔اس کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوگیا ہے۔اُن لوگوں کے ہاتھوں نے جو کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھا دے۔تا کہ وہ رجوع کریں۔
پھر آپ ﷺ ان مشرکوں سے کہتے ہیں۔کہ زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو۔کہ کیا انجام ہوا اُن کا جو پہلے گزر چکے ہیں۔

پھر رسول ﷺ ان آیات میں شرک سے پاک دین سکھا رہے ہیں ۔کہ آپ اپنا رخ سیدھا دین کی طرف رکھیے کہ اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہو گا یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہے اور جس نے قرآن پاک روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

جن لوگوں کو پاک کلام یعنی قرآن پاک کی ہدایت ہوگی۔۔ان کو ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہاں ان کو سونے کے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔جبکہ نافرمانوں کے لیے سخت قسم کے عذاب کا اعلان ہے۔

42 سورہ حج آیات 16 تا 24 پارہ 17

اور اس طرح ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ہدایت دیتا ہے۔بے شک جو لوگ مومن ہیں۔اور جو لوگ یہودی ہیں۔اور جو ستارہ پرست ہیں۔اور جو عیسائی اور آتش پرست ہیں۔اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے۔کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور سورج چاند ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سارے لوگوں میں سے۔اور بہتوں پر عذاب آنا سچ ہو چکا ہے۔اور جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرے تو کوئی اس کو عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔یہ وہ جھگڑنے والے ہیں جو اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا کرتے ہیں۔پس جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی نافرمانی کی یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔اس سے ان کے پیٹ مین جو کچھ ہے اور کھالیں ہیں گل جائیں گی۔اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔جب بھی وہ ارادہ کریں گے کہ اس سے نکل جائیں۔اسی میں پھر غم کے مارے لوٹا دیے جائیں گے۔اور جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے۔ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہاں ان کو سونے کے اور موتی کنگن پہنائے جائیں گے۔اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی۔اور زبردست اور تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سارے فرقوں کا نام لیا۔ جو مومن ہیں۔اور جو لوگ یہودی ہیں۔اور جو ستارہ پرست ہیں۔اور جو عیسائی اور آتش پرست ہیں۔اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔ان آیات میں ایمان والے لوگوں کو دنیا کے سارے لوگوں پر فوقیت دی گئی ہے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔قیامت والے دن صرف اُن کا استقبال کیا جائے گا۔ان کو ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہاں ان کو سونے کے اور موتی کنگن پہنائے جائیں گے۔اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت حاصل تھی۔اور زبردست اور تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت حاصل تھی۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔

43 سورہ احزاب آیت 73 پارہ 22

بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔تو انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور وہ اس سے ڈر گئے۔اور انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔بیشک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔تا کہ اللہ تعالیٰ عذاب دے جو منافق مرد ہیں اور جو منافق عورتیں ہیں۔اور جو مشرک مرد ہیں اور جو مشرک عورتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کی توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنی امانت یعنی کتاب سب پر پیش کی مگر کسی نے اس کی زمہ داری نہ اُٹھائی۔ مگر انسان نے اُٹھالی۔ بے شک انسان بڑا ظالم جاہل ہے۔ اب جولوگ اللہ تعالیٰ کی کے ساتھ منافقی کریں گے اور شرک کریں گے۔ یعنی جو فرقے بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔ اور ایمان والوں یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کی توبہ قبول کرے گا۔ یعنی ایمان والے جو گناہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا۔ اور ان کے گناہ معاف کردے گا۔ ایمان والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ منافقوں اور مشرکوں کو تو وہ عذاب دے گا۔ یعنی جو فرقے بنائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔

44۞ سورہ توبہ آیت 31 پارہ 10

اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا تھا۔ اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھی۔ انہیں صرف اتنا حکم دیا گیا تھا۔ کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ کہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ پاک ہے ان چیزوں سے جنہیں یہ لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قوم کو بھی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر انہوں اپنے عالموں اور درویشوں اور حضرت عیسیٰؑ کو اپنا رب بنالیا تھا حالانکہ ان کو صرف ایک بات کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے بھی ہماری طرح اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ کو بھی۔ ہم نے رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقوں کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔ یعنی رسول ﷺ کو اپنا رب بنا رکھا ہے اور یہ فرقہ پرست ہمیں رسول ﷺ کی غلامی کا درس دیتے رہتے ہیں۔ اور بقول ان کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت ایک ہی بات ہے اور رسول ﷺ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا اس طرح فرقوں کی اطاعت مشرک بناتی ہے۔ رسول ﷺ کی غلامی مشرک بناتی ہے۔ ان کے عالموں اور درویشوں نے لوگوں کو شرک پر لگایا چونکہ لوگوں نے ان کی بات کو مانا اس طرح شرک کا ارتکاب ہوا۔ عیسیٰؑ نے انہیں ایک اللہ کی بندگی یعنی غلامی کا درس دیا تھا۔ جس طرح ہمیں رسول ﷺ نے ایک اللہ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم دیا ہے۔ بلکہ سارے رسولوں نے ہی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم دیا۔

45۞ سورہ کہف آیت 110 پارہ 16

کہہ دو کہ بیشک میں تم جیسا انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک معبود ہے۔ تو جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہو۔ اسے چاہیے۔ کہ وہ صالح عمل کرے۔ اور اپنے رب کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ نے ہمیں ایک کی بندگی یعنی غلامی کا حکم دیا۔ اگر آپ نے رسول ﷺ کو جھٹلا دیا اور اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی نہ کی اور اپنے فرقہ پرستوں کی غلامی کی۔ یعنی فرقے رسول ﷺ کی غلامی سکھاتے ہیں اگر آپ نے ان کی غلامی کی۔ تو آپ نے شرک کیا۔ مشرک ہوگئے۔ جیسا کہ انہوں نے خود بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ وہ زات ہے جو ہمیں موت دیتا ہے جو ہمیں پیدا کرتا ہے۔ اور جس سے ہم نے لازمی ملاقات کرنی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم صالح اعمال کریں۔ یعنی قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کریں۔ جس طرح پہلے لوگوں نے حضرت عیسیٰ کو اپنا رب بنالیا تھا اسی طرح ہم نے حدیث کو وحی کے برابر کرکے شرک کا ارتکاب کررہے ہیں۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں اور اس غلامی میں کسی کو شریک نہ کریں۔ جس طرح عیسیٰؑ کی قوم نے اپنے درویشوں اور علماء کو رب بنالیا تھا۔ اب بھی وہی کچھ ہوا ہے۔ کوئی قرآن پاک سمجھنے کی غرض سے کھولتا ہی نہیں۔

46۞ سورہ عنکبوت آیت 18 پارہ 20

اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔ اور رسول کا کام تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم نے قرآن کو جھٹلا دیا تو گویا رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ کیونکہ رسول ﷺ نے ہی تو قرآن کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔ پہلی اُمتیں رسول کا لایا ہوا پیغام بہانے بہانے سے جھٹلا دیتی تھیں۔ ہم لوگوں نے بھی رسول کی اطاعت کی آڑ کے بہانے سے قرآن کو جھٹلا رکھا ہے۔ اور فرقے بنا رکھے ہیں اور قرآن پاک چھوڑ رکھا ہے۔ اور رسول ﷺ کو جھٹلا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے فرماتے ہیں۔ کہ جو کام پہلے لوگوں نے کیا وہ ہم لوگوں نے بھی کیا ہے۔ اور رسول ﷺ کا کام واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔ یعنی مبین پہنچا دینا ہے۔ یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے۔

47۞ سورہ نساء آیت 64 کا پہلا حصہ پارہ 5

اور ہم تو رسول صرف اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ ہماری اجازت کے مطابق اُس کی اطاعت کی جائے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم رسول اس لیے بھیجتے ہیں۔ کہ ہماری اجازت کے مطابق اُسکی اطاعت کی جائے یعنی اس بات کو بھی قرآن پاک سے سمجھا جائے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہوگی۔ اُس جازت کے مطابق اطاعت کرنا ہوگی۔ ورنہ پھر وہ رسول کی اطاعت نہ ہوگی۔

خواتین وحضرات

ہم لوگوں نے صرف اتنا پڑھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ بس یہ پڑھا اور نعرے لگاتے ہوئے دوڑ لگا دی۔ کہ جو بھی رسول کے نام پر کوئی بات کہے۔ وہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو قرآن پاک سے سمجھنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ اس طرح ہرگز کامیابی نہیں مل سکتی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے اجازت کے مطابق رسول کی اطاعت نہ کی جائے۔ ہم نے خود آنکھیں کھولنی ہیں۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت کو قرآن پاک میں تلاش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کھولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

48۔ سورہ توبہ آیات 32 تا 33 پارہ 10

وہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنے منہ سے اللہ تعالیٰ کی روشنی کو بجھا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کے سوا منظور نہیں۔ کہ وہ اپنی روشنی کو مکمل کر دے۔ اگر چہ کافروں کو ناگوار ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اگر چہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ یعنی فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین وحضرات

روشنی اور ہدایت اور سچا دین قرآن پاک کو کہتے ہیں۔ اس پر میری پوری پوری کتابیں موجود ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرست اپنے منہ سے قرآن پاک کو بجھانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس سچے دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گا۔ یہی وہ دین ہے جسے دے کر رسول ﷺ کو بھیجا گیا۔ چاہے فرقہ پرستوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو مشرکوں سے منہ موڑنے کا حکم دیا۔۔۔

49۔ سورہ انعام۔ آیات 104 تا 106۔ پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔ آنکھیں اُسے نہیں پا سکتی۔ مگر وہ آنکھوں کو پا لیتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں۔ اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو آنکھیں کہا رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ یعنی فرقہ پرستوں سے منہ موڑ لیجیے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تا کہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات سے تعلیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے جس کے پاس تعلیم ہوگئ وہی آنکھوں کا صحیح استعمال کرسکتا ہے جس کے پاس علم نہیں ہوگا وہ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم کتنا محبوب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بات کو علم والے لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ان پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے ذریعے ممکن ہے۔قرآن پاک ہماری آنکھیں ہے۔وحی کی اطاعت کرو۔تینوں مثالوں میں غور کریں۔تینوں مثالوں میں قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے۔

رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے لوگ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔لہذا وہ مشرک نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ نے بھی صرف ایک رب کی طرف بلایا۔

50 ۞ سورہ یوسف۔آیات 108۔پارہ 13

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔خواتین وحضرات!

اس آیت میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔

نبی ﷺ فرمارہے ہیں کہ یہ میرا راستہ ہے یعنی قرآن پاک۔میں اور میرے اطاعت گزار پوری سمجھ سے اس پر ہیں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔یعنی قرآن پاک کیساتھ کسی اور کی اطاعت ہمیں مشرک بناتی ہے۔راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کیلیے میری کتاب دیکھیں۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

کیا ہم جو خود کو رسول ﷺ کا اطاعت گزار کہتے ہیں۔اس راستے پر ہیں۔اور اس راستے کی سمجھ رکھتے ہیں۔یا فرقے بنا کر مشرک ہو چکے ہیں۔

لوگوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں رسول ﷺ کو خدا بنا رکھا ہے۔وہ کہتے ہیں اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت ایک ہی بات ہے۔ایسے مشرک اپنے اعمال کا نتیجہ پانے والے ہیں۔

51 ۞ سورہ یونس آیات 28 تا 34 پارہ 11

اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے۔پھر جنہوں نے شرک کیا تھا تم اور تمھارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔اور پھر ہم انکے درمیان تفرقہ ڈال دیں گے۔اور ان کے شریک اُن سے کہیں گے۔کہ تم ہماری بندگی یعنی غلامی نہیں کرتے تھے۔بس ہمارے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور ہم تمھاری بندگی یعنی غلامی سے بے خبر تھے۔وہاں ہرانسان اپنے اعمال کو جانچ لے گا۔جو اس نے کیے تھے۔اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔جو ان کا سچا رب ہے۔اور جو وہ جھوٹ بناتے تھے۔اُن سے گم ہوجائیں گے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ کون ہے جو تم کو زمین اور آسمانوں میں سے رزق دیتا ہے۔اور کون ہے جو تمھاری آنکھوں اور کانوں کا مالک ہے۔اور کون ہے۔جو زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے۔اور کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔پھر وہ کہیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ۔آپ ﷺ کہہ دو۔پھر کیا تم ڈرتے نہیں۔بس یہی اللہ تعالیٰ تمھارا سچا رب ہے۔پھر سچ کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔اس طرح آپ کے رب کی بات لوگوں پر سچی ہوگئ۔جو نافرمان ہیں۔کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ کیا تمھارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے۔جو پہلی بار مخلوق کو پیدا کرے۔پھر اُس کو دوبارہ زندہ کرے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ اللہ تعالیٰ ہی پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔پھر تم دوبارہ اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ لوگ دنیا میں جنکی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔قیامت والے دن وہ اکھٹے کیے جائیں گے۔مثال کے طور پر عیسیٰؑ اپنی قوم سے کہیں گے۔رسول ﷺ اپنی قوم سے کہیں گے۔یعنی تمام رسول اپنی قوموں سے کہیں گے۔کہ تم ہماری بندگی یعنی غلامی نہیں کرتے تھے۔مثلاً رسول ﷺ کہیں گے کہ تم میری بندگی یعنی غلامی نہیں کرتے تھے۔اور میں اس سے بے خبر تھا۔کیونکہ رسول ﷺ نے تو ہمیں قرآن دیا اس میں تو کوئی ایسا حکم نہیں دیا۔بلکہ ہم نے اپنے نام نہاد مفسروں اور اپنے فرقوں کے کہنے پر سب کچھ کیا۔اُس دن مشرکوں یعنی فرقہ پرستوں میں تفرقہ پڑ جائے گا۔اور اسی طرح تمام رسولوں اور ان کی قوم میں تفرقہ پڑ جائے گا۔کیونکہ تمام رسول ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔اس لیے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان میں تفرقہ ڈال دیں گے۔اور رسول کہیں گے۔کہ ہم نے ایسا کوئی پیغام نہیں دیا تھا اور ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت موجود تھے۔

اطیعواللہ واطیعوالرسول کسے کہتے ہیں۔رسول ﷺ کے زمہ قرآن پاک کی تبلیغ کا بوجھ ہے۔اور ہمارے زمہ قرآن پاک کی اطاعت کا بوجھ ہے۔ اگر ہم نے رسول ﷺ کی اطاعت کی۔توہدایت پاجائیں گے۔

24﴾ سورہ نور۔ آیت 54 تا 55۔پارہ نمبر 18

کہہ دیجئے اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ۔توان کے زمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اورتم اپنے بوجھ کے خود زمہ دار ہو اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے زمہ تو صرف وضاحت سے پیغام پہنچا دینا ہے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں کے ساتھ وعدہ ہے جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے کہ وہ انہیں دنیا کی خلافت عطا کرے گا جس طرح اُس نے ان لوگوں کو خلافت دی جو ان سے پہلے تھے اور جس دین کو اس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اسے اِن کے لیے قائم کردے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ میری بندگی یعنی غلامی کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایک قسم لوگوں کی ہے۔جو رسول ﷺ کی تبلیغ یعنی قرآن قبول کرتے ہیں۔اور دوسری قسم فرقہ بنانے والوں کی ہے۔جو قرآن پاک سے پھر گئی ہے۔یعنی مرتد ہو کر فرقے بنا لیے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں نبی ﷺ کے زمہ قرآن پاک پہنچا دینے کا بوجھ ہے اگر تم پھر جاؤ تو ان کے زمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے زمہ دار ہو اگر ان کی تبلیغ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول ﷺ کے زمہ وضاحت سے قرآن پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب اللہ تعالیٰ ان کی تشریح کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو ایمان لائے یعنی جنھوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اوراس کی اطاعت کی۔اوراس کے مطابق کئے جانے والے اعمال صالح کہلاتے ہیں کہ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں خلافت عطا کرے گا جس طرح اُس نے پہلے لوگوں کو دی تھی اور جس دین یعنی اسلام کو ان کے لئے پسند کیا ہے ان کے لئے قائم کردے گا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا وہ میری بندگی یعنی غلامی کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے۔یعنی فرقے بنائے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

(حصہ دوم)

سوال۔۔۔۔۔

دین اسلام سکھانے اور شرک سے بچانے کے لیے اللہ تعالی نے کس رسول اوران کے ساتھیوں کا انتخاب کیا ہے۔کیا آپ اس رسول اوران کی امت کو جانتے ہیں۔۔۔۔

جواب۔۔۔۔۔دین اسلام سکھانے اورشرک سے بچانے کے لیے اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ اوران کے ساتھیوں کا انتخاب کیا ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کو مختلف ناموں سے پکارا ۔کبھی ان کو ساتھی کہا کبھی ان کو ملت۔کبھی ان کو امت کبھی قوم کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے زریعے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام سکھایا۔

ان کے دین کا نام حنیفاء دین ہے۔ یعنی یکسو دین یعنی وہ دین جس میں سب سے منہ موڑ کر صرف ایک رب کے آگے اپنا چہرہ جھکا دیا جاتا ہے۔یعنی صرف ایک رب کا ہو جانا۔اللہ تعالیٰ کا مطلب ہے۔اور اسلام کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو جانا۔یعنی اللہ تعالیٰ کے اگے اپنا سر تسلیم خم کر دینا۔۔۔۔۔۔

کیا آپ جانتے ہیں۔کہ رسول ﷺ اور صحابہ کرام نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔ابراہیمؑ یکسو مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔

کیا ہم ابراہیمؑ کی اطاعت کرتے ہیں۔کیا ہم رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے راستے پر ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یکسو فرمابردار تھے یعنی مسلم تھے۔اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا ہو گیا تھا۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والا تھا۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھا۔اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔اب یہ نبی ﷺ اور اس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جو مومن ہیں یعنی جو اللہ کی آیات کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔بے شک ابراہیمؑ سے قریب تر وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جو لوگ ایمان لائے۔یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بات مان لیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ماننے والوں کا ولی ہے۔یعنی دوست ہے۔

خواتین و حضرات!

رسول ﷺ تو ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے تھے۔کیا ہم لوگ بھی ابراہیمؑ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔تو ہم ایمان والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ولی ہوگا۔

خواتین و حضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

سورہ نحل۔آیت 123۔پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں ان کا طریقہ یہ تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین و حضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم کا جواب ہے۔

سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں۔جو بالکل ٹھیک

دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرلیا تھا۔۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع رہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

خواتین وحضرآت!

آئیں اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

کہہ دو بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔ابراہیم کی ملت جو یکسو تھے۔اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتادے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کردی ہے۔یعنی اھدِ نا الصراط المستقیم پر ہوں ۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔ابراہیمؑ نے سب کو چھوڑ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرلیا تھا۔۔یعنی ایک اللہ تعالیٰ سے رجوع کررہنے والے تھے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔

اس قرآن پاک میں ابراہیمؑ کی ملت کا طریقہ موجود ہے۔جس کی اطاعت رسول ﷺ اور ایمان والے کرتے ہیں۔یہ صراطِ مستقیم ہے۔جو رسول ﷺ کا ہے۔اور رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔

جوانہوں نے ہمیں قرآن پاک کے زریعے سکھایا۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور انسان جو عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تمھیں اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتادے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ بھی رسول ﷺ کے لائے دین یعنی ابراہیم کی ملتّ کے طریقے میں اختلاف کریں گے۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان کو سب بتادے گا۔جو وہ کرتے تھے۔

اسوہ حسنہ دیکھیں یعنی طرزِ عمل دیکھیں کہ۔اگر ساتھ ساتھ قرآن پاک سے تصدیق ہوتی جائے۔تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔

بے شک آپ ﷺ کے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔۔غور کرنے کی بات ہے۔کہ یہ کون سا رسول ہے۔جس کے بارے میں رسول ﷺ کو حکم دیا جارہا ہے۔کہ

ا **اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیت 21 پارہ نمبر 21 میں فرماتے ہیں۔**

بے شک آپ ﷺ کے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔اس کے لیے جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ۔۔۔ جو اللہ تعالیٰ کا اور یوم آخرت کا امیدوار ہو ۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔اس کیلئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ ایک سوال ہے اس آیت میں ہمیں طرزِ عمل کو سمجھنے کی دعوت دی جارہی ہے۔یعنی اللہ کے رسول کے اسوہ حسنہ کے طریقے کو سمجھنے کا حکم دیا جارہا ہے۔مگر ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ اللہ تعالیٰ کس رسول کی بات کررہے ہیں۔مگر آنے والی آیات میں ہر چیز واضح ہو کر سامنے آجائیگی۔۔۔۔۔۔۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ان میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔یعنی یہ سوال دو دفعہ آیا ہے۔پہلی دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک آپ ﷺ کے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔

بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔اس آیات میں قیامت تک آنے والوں کو اسوہ حسنہ کے بارے میں مکمل جواب دیا گیا ہے۔

۲ سورہ الممتحنہ۔آیت 4 تا 6۔پارہ نمبر 28

بیشک آپ ﷺ کے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا کہ بیشک ہم تم سے اور ان سے جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا بندگی یعنی غلامی کرتے ہو بیزار ہیں۔ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے۔جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ۔جو ایک ہے۔مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں آپ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگوں گا۔اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آپ کے لیے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔اے ہمارے رب ہمیں

کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے اور نبی ﷺ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے ان لوگوں کے طرز عمل میں بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کریں اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے امیدوار ہوں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل میں ہمارے لیے اور نبی کریمؐ کیلئے بہترین نمونہ ہے۔آئیں ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں ان کا طرز عمل یہ تھا کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں۔ہماری اور تمہاری دشمنی کی یہی وجہ ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔اور ابراہیمؑ نے اپنے والد سے کہا کہ میرے پاس کوئی اختیار نہیں البتہ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کی بخشش کی دعا کروں گا۔اے اللہ ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تمہاری طرف ہی لوٹنا ہے اور ہمیں کافروں یعنی نافرمانوں کے لیے فتنہ نہ بنانا اور ہمارے رب ہمیں معاف کر دے۔۔

خواتین و حضرات

ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کا طرز عمل یہ تھا۔یعنی اسوہ حسنہ یہ تھا۔کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔اسی پر بھروسہ کرتے تھے۔اور اسی سے رجوع رہتے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانے کا مکمل یقین تھا۔ یہ اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل نبیؐ کا بھی تھا اور اللہ تعالیٰ ہم سے اس اسوہ حسنہ یعنی طرز عمل کے نمونے کی ڈیمانڈ کرتا ہے کیا ہم اس طرز عمل سے واقف ہیں۔یا ہم اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔یاد رہے کہ فرقہ پرست اس طرز عمل سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے نام نہاد مفسروں کے بتائے ہوئے طریقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ کو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ مِلتِ ابراہیمی کے نام سے پکارتا ہے۔یعنی ابراہیم کی ملت۔یعنی ابراہیم کے ساتھی۔ابراہیم کی قوم یا گروہ۔یعنی ابراہیمؑ کے ساتھی۔۔۔۔۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں یہ بات دو دفعہ آئی ہے۔بیشک تمھارے لیے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک بہترین نمونہ ہے۔اور دوسری دفعہ یہ بات اس طرح ہے۔بیشک انہی لوگوں میں آپ ﷺ کے لیے اور ہر اس انسان کے لیے بہترین نمونہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت کا امیدوار ہو اور جو کوئی اس سے پھر جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔اس سوال نامے میں قیامت تک آنے والوں کو مکمل جواب دیا گیا ہے۔یعنی ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کو بیان کیا گیا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو اس سے پھر جائے۔یعنی مرتد ہو جائے۔تو بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔یعنی تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔

نوٹ

یاد رکھنے کی بات یہ ہے۔کہ تمام فرقے اس اسوہ حسنہ سے پھر چکے ہیں۔یعنی مرتد ہو چکے ہیں۔انہوں نے اپنا اپنا دین ایجاد کر لیا ہے۔۔ وہ ابراہیم علیہ السلام

کے ساتھیوں کے اسوہ حسنہ کونہیں مانتے۔بلکہ رسول ﷺ کے ساتھیوں یعنی صحابہ کرام کو مانتے ہیں۔یعنی ان پر ایمان لاتے ہیں۔ان کے نام سے بنائی گئی آحادیث کواسوہ حسنہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

ہمارا امام نہ ابوحنیفہ ہے۔نہ شافعی ہے۔نہ حنبل نہ مالکی ہے۔۔بلکہ ہمارا امام اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو بنایا ہے۔

۳ سورہ البقرہ 124 کا پہلا حصہ پارہ 1

اور جب ابراہیم کواللہ تعالیٰ نے کچھ باتوں میں آزمایا۔اورانہوں نے اسے پورا کر کے دیا۔تواللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کوسب لوگوں کا امام بناؤں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔جب ابراہیم کواللہ تعالیٰ نے چند باتوں میں آزمایا۔اورانہوں نے اسے پورا کرکے دکھایا۔تواللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم کوسب لوگوں کا امام بناؤں گا یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام حضرت ابراہیمؑ کو بنایا۔یعنی ہمارے امام ابراہیمؑ ہیں۔یعنی ہمارے **پیشوا ابراہیمؑ ہیں۔**

نوٹ

یاد رکھنے کی بات یہ ہے ۔کہ اللہ تعالیٰ نے خوامخواہ ابراہیم علیہ السلام کولوگوں کا امام نہیں بنادیا۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا چند باتوں میں امتحان لیا۔جب وہ اس

امتحان میں پاس ہوئے۔تواللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ میں تجھے تمام لوگوں کا امام بناؤں گا۔۔۔یعنی ہمارے امام ابراہیم علیہ السلام ہیں۔۔۔

رسول ﷺ نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔اورایمان لانے والے صحابہ کرام بھی نے ابراہیمؑ کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست ہے۔

۴ سورہ آل عمران۔آیات 67 تا 68۔پارہ 3

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ توحنیفا یعنی یکسو مسلم تھے۔اوروہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔بے شک سب لوگوں سے قریب تر ابراہیمؑ سے وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اس کی اطاعت کی اور یہ نبی ﷺ اور جولوگ ایمان لائے۔اللہ تعالیٰ مومنوں کا ولی ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے طرزعمل کی وضاحت کررہے ہیں۔کہ وہ نہ یہودی تھے نہ عیسائی تھے۔بلکہ وہ تو یکسو یعنی حنیفا تھے۔اوراللہ تعالیٰ کا فرمابردار تھا یعنی مسلم تھے۔اوروہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ابراہیمؑ سے تعلق رکھنے کا حق ان کو پہنچتا ہے۔جنہوں نے اُس کی اطاعت کی۔یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔اب یہ نبی ﷺ اوراس کے ماننے والے اس نسبت کے حق دار ہیں اللہ تعالیٰ صرف اس کا ولی ہے جومومن ہیں۔اس ایت میں ایمان والے صحابہ کرام کو دیکھیں۔جنہوں نے رسول ﷺ کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔

خواتین وحضرات!

یادرکھنے والی بات یہ ہے۔کہ رسول ﷺ اوران پر ایمان لانے والے صحابہ کرام نے ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کی۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ابراہیم کی اولاد کہاہے۔اگر ہم ابراہیم کی اطاعت کریں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کی اطاعت کرنے والا ابراہیمؑ کا ہے۔یعنی ابراہیمؑ سے ہے یعنی ہم ابراہیم کی اولاد ہیں۔ابراہیمؑ کا خطاب دیکھتے ہیں۔جوقیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔

۵ سورہ ابراہیم۔آیت 35۔پارہ 13

اور جب ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس شہرکوامن کا شہر بنااور مجھےاور میری اولادکوبتوں کی بندگی یعنی غلامی سے بچا ۔بے شک اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کوگمراہ کیا ہے۔لہٰذا جس نے میری اطاعت کی بیشک وہ مجھ سے ہے۔اورجس نے میری نافرمانی کی۔توبے شک تو بخشنے والانہایت مہربان ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزعمل کی بات کررہے ہیں جوحضرت ابراہیمؑ کے اسوہ حسنہ کی اطاعت کرے گا تووہ حضرت ابراہیمؑ کا ہے اورجس نے ابراہیمؑ کے طرزعمل کی اطاعت نہ کی تووہ ابرہیمؑ کانافرمان ہے۔ بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں بخشنا ہے۔بڑا مہربان ہے۔

ہم نے اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت بننا ہے۔یعنی امت بننا ہے۔یعنی قوم بننا ہے۔

نوٹ

یادرکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔توابراہیم علیہ السلام کے ہوں گے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں ۔ان آیات میں ابراہیمؑ کی دعا ہے ۔ابراہیمؑ مسلم تھے ۔اور ایک مسلم امت کی دعا مانگی ۔اور رسول ﷺ کی دعا مانگی ۔جو لوگوں کی اصلاح آیات کے زریعے کرے ۔یعنی پاک کرے ۔تا کہ وہ مسلم امت بن جائیں ۔یعنی ابراہیمؑ کی امت شمار ہو۔۔

۶ **سورہ البقرہ ۔آیات 128 تا 129 ۔پارہ 1**

اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو ۔اور ہم کو طریقے دکھا ۔اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

اے ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہی میں سے ایک رسول بھیج ،جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے ۔بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں ۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم دونوں کو مسلم یعنی اپنا فرمابردار بنا اور ہماری اولاد

میں سے ایک امت ہو جو مسلم ہو یعنی تیری فرمابردار ہو اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا ۔اور ہماری توبہ قبول فرما ۔بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

پھر اللہ تعالیٰ سے حضرت ابراہیمؑ دعا کے زریعے رسول ﷺ کو مانگ رہے ہیں ۔کہ اس مسلم امت کے لوگوں میں سے انہی میں سے رسول بھیج ۔جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے یعنی گمراہی سے نکالے بے شک تو بڑا زبردست حکمت والا ہے ۔

خواتین وحضرات !

اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے اور اپنی اصلاح کر لی ۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے ۔تو ہم ایک مسلم امت ہوں گے ۔وہی جسے رسول ﷺ نے آیات کے زریعے پاک کیا ۔قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی ۔جس کی دعا ابراہیمؑ نے مانگی تھی ۔

خواتین وحضرات ۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا تھا ۔کہ رسول ﷺ کو ہماری طرف حکمت والی آیات دے کر بھیجا ۔مگر ہم نے اس احسان کی قدر ہی نہیں کی ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی قرآن پاک کو بغیر سمجھے اور بغیر سیکھے پڑھا جا رہا ہے ۔اور اس طرح ہم لوگ گمراہی سے نکلے ہی نہیں ۔جب ہم قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم حاصل کریں گے ۔تو گمراہی سے نکل آئیں گے ۔آئیں اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھتے ہیں ۔

۷ سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا ۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے ۔اور ان کو پاک کرتا ہے ۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے ۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے ۔

خواتین وحضرات ۔

آپ نے دیکھا ۔کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان تھا ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ کو بھیجا ۔اور لوگ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے ۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں یا بغیر سمجھے پڑھ رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں ۔

خواتین وحضرات ۔

آئیں اسی طرح کی ایک اور آیت دیکھتے ہیں ۔

۸ سورہ البقرہ آیت 151 پارہ 2

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا ۔جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے ۔اور تمھیں پاک کرتا ہے ،اور تمھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے ۔اور تمہیں وہ سکھاتا ہے ۔جو تم نہیں جانتے تھے ۔

خوتین وحضرات ۔

آپ نے دیکھا ۔کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں ۔کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی ۔قرآن پاک سکھایا ۔کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں ۔کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں ۔یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں ۔اور قرآن سے بے خبر ہیں ۔قرآن پاک سیکھا ہی نہیں ۔۔اگر ہم نے قرآن پاک نہ سیکھا تو ہم نے کچھ بھی نہیں سیکھا ۔اور گمراہ ہی رہے ۔ اگر قرآن پاک کی حکمت والی تعلیم سیکھی ۔تو وہ سب سیکھ لیں گے ۔جو ہم نہں جانتے ۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو ہمارا دینی باپ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ دین ابراہیمؑ کی ملت کا دین ہے۔ جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جہاد یعنی کوشش کرنے کا حکم دیا ہے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارے باپ ابراہیمؑ کے دین کے بارے میں بتایا ہے۔ جس کی گواہی رسول ﷺ دیں گے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کریں گے۔ یعنی اس دین کے لیے جہاد یعنی کوشش کریں گے وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہی دیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی تھی۔ اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑا تھا۔ اور سب لوگوں پر رسول ﷺ گواہی دیں گے۔

۹ سورہ الحج۔ آیت 78۔ پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو اس کا جہاد سچ ہے اُس نے تمہیں منتخب کر لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی وہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کی ملت ہے۔ اُس نے تمھارا نام فرمابردار رکھا ہے۔ یعنی مسلم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تا کہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو نماز قائم کرو اور زکوہ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے دین کی وضاحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرو اس کے لیے کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر قائم ہو جاؤ جس میں کوئی تنگی نہیں رکھی اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور

اس میں بھی فرمابردار رکھا ہے تا کہ رسول تم پر گواہ بنے اور تم لوگوں پر گواہ بنو یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرتا ہے تو وہ قیامت والے دن لوگوں پر گواہ بنے گا پھر فرمابردار بننے کا طریقہ بتایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو نماز پڑھو زکوۃ دو اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔ رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ اب جو بھی اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرے گا یعنی قرآن پاک کے لیے کام کرے گا۔ وہ بھی قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔ یہی کام رسول ﷺ نے بھی کیا ہے۔ پہلے رسولوں پر ایمان لانے والوں کا نام بھی مسلم تھا۔ اگر ہم فرقے چھوڑ کر رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیں تو ہمارا نام بھی مسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی امت کو سیدھے راستے یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت دی تھی۔ اور انہیں منتخب کر لیا تھا۔

۱۰ سورہ نحل۔ آیات 120 تا 122۔ پارہ 14

بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار یکسو یعنی حنیفا تھی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ بے شک ابراہیمؑ کی امت اللہ تعالیٰ کی فرمابردار اور حنیفا تھی۔ یعنی ان کا طریقہ یہ تھا کہ یکسو تھے یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ للہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب کر لیا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ اور ہم نے دنیا میں ان کو بھلائی دی اور بیشک وہ اخرت میں بھی صالحین میں سے ہوں گے۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو وحی بھیجی کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کریں۔

۱۱ سورہ نحل۔ آیت 123۔ پارہ 14

پھر ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔ جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے حکم بھیجا کہ ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کریں۔ جو حنیفا تھی۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ وہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہیں۔ اور یہ سیدھے راستے کی ہدایت ہے۔ ان آیات میں اھدِ نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب ہے۔

۱۲ سورہ انعام آیت 161 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔ بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے۔ ابراہیم کی ملت جو حنیفا تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔یعنی صراطِ مُستقیم کی ہدایت پر ہوں ۔جو بالکل ٹھیک دین ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

جولوگ ابراہیمؑ کے درست دین میں اختلاف کریں گے۔وہ اپنا بوجھ خود اٹھائیں گے۔للہ تعالیٰ خود انہیں بتائے گا۔جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔اور جو انسان بھی عمل کرتا ہے۔تو وہ اسی کے زمہ ہے۔

۱۳ سورہ انعام آیات 161 تا 164 پارہ 8

آپ ﷺ کہہ دو۔بے شک میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کر دی ہے۔ وہ ایک درست دین ہے ابراہیم کی ملت جو یکسو تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔آپ ﷺ کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔اور میں سب سے پہلے خود فرمابردار ہوں یعنی مسلم ہوں۔آپ ﷺ کہہ دو کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں۔حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔اور جو انسان عمل کرتا ہے تو اسی کے زمے ہے۔اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔پھر تم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔پھر وہ تمھیں بتا دے گا۔جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔قیامت تک آنے والے لوگوں سے رسول ﷺ خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا رہے ہیں۔اور یہ اللہ تعالیٰ کا سچا حکم ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

۱۴ **سورہ آل عمران۔آیت 95۔پارہ نمبر 4**

آپ ﷺ کہہ دو۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے۔کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی۔اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تم بس ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرو۔جو حنیفا تھی اور مشرکوں میں سے نہ تھی۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اپنے فرقے چھوڑ کر ابراہیمؑ کی ملت یا امت کی اطاعت کریں گے۔تو ہم بھی مشرک نہیں ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اسلام کا مطلب یعنی اسلام کی تعریف دیکھیں۔اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے منتخب کیا ہے۔۔

یہ طرز عمل نبی ﷺ کا بھی تھا اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھیوں کا بھی تھا اور اب ہمیں اس طریقے کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔۔۔قیامت تک آنے والے لوگوں کو ابراہیم کی ملت کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۱۵ **سورۃ البقرہ۔آیات 130 تا 132۔پارہ نمبر 1**

اب کون ہے جو ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے سوائے اُس کے جو خود ہی احمق ہو اور بے شک ہم نے اس کو دنیا میں منتخب کر لیا ہے اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں سے ہوگا۔

جب ان سے ان کے رب نے کہا کہ فرمابردار ہو جا یعنی اسلام لے آ تو انہوں نے کہا کہ ہم رب العالمین کے فرمابردار ہیں۔یعنی اسلام لائے۔اسی بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔کہ اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اسی دین کو منتخب کیا ہے۔بس تم مرتے دم تک فرمابردار رہنا یعنی مسلم رہنا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اب ایسا کون بیوقوف ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت سے منہ موڑے۔بے شک ہم نے ان کو دنیا میں منتخب کر لیا تھا۔اور آخرت میں ان کا شمار صالح لوگوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم اس طرز عمل کے طریقے کی اطاعت کریں گے۔تو ہمارا بھی شمار صالح لوگوں میں ہوگا یاد رہے کہ ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت رسول ﷺ بھی کرتے تھے اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیت پیش کر رہی ہوں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ اُس انسان کے دین کو سب سے بہتر کہہ رہے ہیں۔یعنی تعریف کر رہے ہیں۔ جو ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والا ہوگا۔

۱۶﴾ سورۃ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کا دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔جو حنیفا تھی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنا لیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی تعریف کی جارہی ہے۔اور اس انسان کے طرز عمل کی بھی تعریف ہو رہی ہے جو ابراہیمؑ کے ملت کی اطاعت کرے۔اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دوست بنالیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداراں میں شامل ہوجائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی اور کا نہیں ہوسکتا۔یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریم کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو اس طرز عمل کو اختیار کرے گا۔وہ احسان کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرز عمل تھا۔

ن کرنے والے لوگ ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ کے دین کو دکھایا گیا ہے۔یعنی وہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔یعنی مسلم تھے۔یہ ابراہیمؑ کا طرز عمل تھا۔

۱۷﴾ سورہ البقرہ۔آیات 133 تا 134۔پارہ 1

پھر کیا آپ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی جب اس نے بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم اُسی ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ نے اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کرتے رہے جو ایک معبود ہے۔اور ہم اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔

یہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یعقوبؑ کا آخری وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کسی کی بندگی یعنی غلامی کرو گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک معبود کی بندگی یعنی غلامی کریں گے جس کی بندگی یعنی غلامی آپ اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے کی تھی اور ہم بھی اسی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔یعنی مسلم ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے لیے اعمال کیے تھے اور تم اپنے لیے اعمال کرو گے آپ لوگوں سے ایک دوسرے کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔البتہ ہم نے ان کے طریقے کی اطاعت کرنی ہے جس کی اطاعت آپ ﷺ نے بھی کی ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے پیغمبر یعقوبؑ کی وصیت موجود ہے۔تا کہ وہ اس وصیت سے دین سیکھ سکیں۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار رہیں یعنی مسلم بن کر رہیں۔یعنی کسی فرقے پر نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم سے رسولوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ان کے دین کو سکھایا گیا ہے ۔اس دین کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔یعنی ہم مسلم تھے یا نہیں۔ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے یا نہیں تھے۔یاد رہے کہ مسلم اور بندگی یعنی غلامی کا ایک ہی مطلب ہے۔

خواتین وحضرات!

رسول ﷺ نے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہی پیغام پہنچایا۔آئیں دیکھتے ہیں۔

۱۸﴾ سورہ آل عمران۔آیت 102 تا 103 کا پہلا حصہ۔پارہ 4

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔ تو مسلم نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔ تو کافر ہو جائیں گے۔ اور مسلم نہیں رہیں گے۔ مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔ اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔ اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین و حضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔ اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔ اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہو گئے۔

۱۹ سورہ البقرہ۔ آیات 135 تا 137 پارہ 1

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔ آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو حنیفا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔ تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رنگ۔۔ اور اللہ تعالیٰ کے رنگ سے اچھا رنگ کس ہو سکتا ہے۔ اور ہم تو اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی وضاحت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔ جس سے نام نہاد اُمت مسلم پھر چکی ہے۔ یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔ کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔ بریلوی بن جاؤ۔ یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔ وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔ اور وہ مشرک نہ تھے۔ یہ طرز عمل تمام رسولوں کا تھا۔ ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔ جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔ اسی طرح اسلام لانا ہے۔ ایمان لانا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔ بلکہ مخالفت ہے۔ اور یہ اسلام نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

خواتین و حضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ اس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں۔ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔ اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔ تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

۲۰ سورہ آل عمران۔ آیات 83 تا 85۔ پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دیں گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دیں گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔ جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔ اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جارہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کررہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ؐ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔ اسی طرح اسلام لانا ہے۔ ایمان لانا ہے۔ یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔ تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسلم بننے کا طریقہ سکھارہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں قیامت تک جو انسان بھی فرقہ بنائے گا۔ اس کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہ ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کردیا ہے۔

۲۱ سورہ انعام۔ آیت 159۔ پارہ 8

بیشک جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کا تعلق دین میں فرقے بنانے والوں سے ختم کر رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے ہیں نبی ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یعنی دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کررہے تھے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں سے رسولؐ کا تعلق ختم کردیا ہے کیا یہ لوگ فرقے بنانے والے خود کفر کرکے شرک کرکے مرتد ہو کر جن کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہمیں کس اسلام یعنی کس کی فرمابرداری کی طرف بلاتے ہیں کاش کہ یہ خود فرمابردار ہوتے یعنی مسلم ہوتے۔ قرآن سے اسلام سیکھا ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے اسلام سیکھا ہوتا۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ ہمیں دین کس سے سیکھنا چاہیے۔ صرف اللہ تعالیٰ سے۔۔۔

سورہ آل عمران۔ آیت 73۔ پارہ 3

اور صرف اس کی مانو جو تمہارے دین کی اطاعت کرے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں رسول ﷺ دنیا کے تمام فرقہ پرستوں کو جواب دے رہے ہیں۔ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ اصل میں ہدایت تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اور یہ اس کا قرآن ہے۔ یہ کہ دیا جائے کسی اور کو۔ جیسا کہ تم کو دیا گیا تھا۔ یا یہ کہ تم پر مسلم تمھارے رب کے ہاں غالب آجائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ

کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا وسیع علم والا ہے۔

خواتین وحضرآت!

یادرہے کہ قرآن کا ایک صفاتی نام ہدایت ہے۔اور پہلی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ تم مکمل میری فرمابرداری کرو۔

سورہ البقرہ۔آیات 208 تا 209۔پارہ 2

اے ایمان والوتم پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آجاؤاور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤاور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہمارا المیہ ہے۔کہ ہم لوگ واضح دلائل یعنی قرآن پاک پانے کے باوجود ڈگمگا گئے۔پھسل گئے۔آج ہمارے سامنے قرآن پاک اور فرقہ آجائے۔تو لوگ قرآن پاک کی بات کو چھوڑ کر فرقے کی بات مان لیتے ہیں۔ہمیں یادرکھنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔فرقوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔نہ اوقات ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کررہے ہیں۔اور اپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کو سکھارہے ہیں۔یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔آیات 37 تا 40۔پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتادوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔یا اللہ تعالیٰ۔جو ایک ہے۔زبردست غالب ہے۔اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔جو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں ابراہیمؑ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔جو رسول ﷺ ہمیں پڑھ کر سنا رہے ہیں۔

سورہ شعراء۔آیات 69 تا 85۔پارہ 19

اور انہیں ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سناؤ۔جب اُس نے اپنے باپ آزر سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو انہوں نے کہا۔ہم بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔اور ان کے پاس جمے بیٹھے رہتے ہیں۔اس نے کہا۔کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا تمہیں نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ابرہیمؑ نے کہا پھر کیا کبھی تم نے ان کو دیکھا ہے جن کی بندگی یعنی غلامی تم اور تمہارے باپ دادا

کرتے رہے۔ بیشک میرے تو وہ سب دشمن ہیں سوائے ایک رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے۔ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفاء دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندگی دے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں۔ کہ روز جزا وہ میری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔

اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ شامل کر دے۔ اور بعد کے آنے والوں میں میرا سچا ذکر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے طرز عمل کو کھول کھول کر دکھا رہے ہیں یہی طرز عمل حضور نبی کریم ﷺ کا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل نوٹ کیجئے۔

ایک اللہ کے سوا سب میرے دشمن ہیں کہ میں ان کی بندگی یعنی غلامی کروں۔۔۔ بندگی یعنی غلامی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے شفا دیتا ہے جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی بخشے گا اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت والے دن وہ میری خطاؤں کو معاف کرے گا اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالحوں کے ساتھ ملا اور بعد کے آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل کر۔

خواتین وحضرات!

یاد رہے کہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور رسول ﷺ نے بھی اسی طرز عمل کی اطاعت کی اور یہی طرز عمل آپ ﷺ کا بھی تھا۔ اور ہم نے بھی اسی دین کی اطاعت کرنی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں ابراہیمؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں۔

سورہ عنکبوت۔ آیات 16 تا 18۔ پارہ 20

اور جب ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور پرہیز گار بنو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو اور جھوٹ بناتے ہو۔ بیشک تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ یقیناً تمہیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ پس رزق تم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور اسی کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی کئی امتیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کا طرز عمل یعنی اسوہ حسنہ وضاحت سے بیان کر رہے ہیں بلکہ یہی طرز عمل تمام انبیاء کا تھا اور یہی طرز عمل رسولؐ کا بھی تھا کہ رسول کی ذمہ داری تو بس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔ یعنی پیغام پہنچانے والے کی زمہ داری تو مبین پہنچا دینا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچا دینا ہوتی ہے۔ اس کے سوا ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی مگر لوگ اس پیغام کو جھٹلا دیتے ہیں۔

جس طرح آج بھی قرآن پاک کی آیات کو جھٹلا کر فرقے بنائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کو چھوڑ کر رسول کی اطاعت کی آڑ میں فرقے نکالے گئے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں گیا رسول صرف ایک خدا کی بندگی یعنی غلامی کرنے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام تعلیمات کی صورت میں ایک کتاب کے

ذریعے دیتا ہے مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے کی بجائے کتاب کی اطاعت کرنے کے بجائے فرقوں کی آڑ میں نئے نئے دین ایجاد کرتے ہیں جن کا کوئی ایک بانی ہوتا ہے اور اس کی اطاعت کرنے والے اس دین کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں بغیر اللہ کی کتاب سے اصلاح کیے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے یاد رہے کہ یہی طرز عمل آپؐ کا بھی تھا اور ہمارا بھی یہی طرز عمل ہونا چاہیے ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا خطاب ہے جو اپنی قوم کے علاوہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے رہو اور جھوٹ نا بناؤ اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔ وہ وہ یقیناً تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے روزی تم اللہ تعالیٰ کے پاس تلاش کرو اُس کی غلامی کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ اسی کی طرف تمہیں واپس جانا ہے۔

سورہ الحج۔ آیت 31 تا 32۔ پارہ 17

حنیفاء یعنی یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے

گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔ یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔ تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرز عمل سکھایا گیا ہے کہ حنیفاء یعنی یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہو اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔ تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

کون سا دین درست ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟

درست دین حنیفاء دین ہے۔ کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سورہ روم۔ آیت 30 تا 32۔ پارہ 21

بس تم حنیفا یعنی یکسو ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی درست دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔ اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیزگار بنو اور نماز قائم کرو۔ اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔ اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرقہ بنانے والوں کو شرک کرنے والا کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ نماز قائم کرو اور اسی کی طرف رجوع کرو یعنی قرآن پاک سے رجوع کرو اور پرہیزگار بنو۔ اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں اور فرقہ فرقہ ہو گئے ہیں یعنی کئی فرقے بن گئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں مگن ہیں ہمیں ان آیات میں دین سکھایا گیا ہے۔ بس حنیفا یعنی یکسو یعنی ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو یہ دین اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے یعنی فرقہ بنانے سے منع کر رہے ہیں۔ اور ابراہیم کے طرز عمل پر قائم رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔ جو یکسو تھے۔ یعنی صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی اور فرمابرداری کرتے تھے۔ اور مشرک نہ تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی نہیں کرتے تھے۔ اگر آپ فرقوں کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہیں۔ تو مشرک ہیں۔ اور ابرہیمؑ کے دین پر نہیں ہیں۔ اور نہ رسول ﷺ کے دین پر ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ ابراہیمؑ کے دین پر تھے۔ اگر ہم ابراہیمؑ کے دین پر ہوں گے۔ تو درست دین پر ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ جو انسان قرآن پاک کے علم کے علاوہ کسی کی اطاعت کرے گا۔ تو اسے اللہ تعالیٰ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

سورہ رعد۔ آیت 36 تا 37۔ پارہ نمبر 13

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہوتے ہیں اور بعض گروہ اس کی بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو حکم بنا کر عربی میں نازل کیا ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی اطاعت کی اس کے بعد جب آپ کے پاس علم آ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ کوئی ولی ہو گا اور نہ کوئی بچانے والا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ بندی کرنے والے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ قرآن پاک کی کچھ باتیں نہیں مانتے تو نبی ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کو جواب ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی میں کسی کو شریک نا کروں۔ ان گروہ بندی کرنے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا اگر ان کی بات مان لی جاتی تو یہ شرک ہوتا

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو حکم بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے اگر ہم نے قرآن پاک کے علم آنے کے بعد کسی اور کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں نہ ہمارا کوئی مددگار ہو گا اور نہ بچانے والا۔

خواتین وحضرات!

اطیعو اللہ واطیعو الرسول کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو بار بار پڑھیں ان گروہ بندی کرنے والے لوگوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے ان گروہ بندی والوں کی اطاعت کرنا شرک ہے ۔یعنی ان فرقہ پرستوں کی اطاعت شرک ہے۔صرف اور صرف قرآن پاک کی اطاعت کا حکم ہے یعنی اللہ تعالی کی بندگی یعنی غلامی کا حکم ملا۔ ہے۔اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کیساتھ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی ہمیں مشرک بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی ولی کی اطاعت نہ کرو۔

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 3۔پارہ 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ ﷺ کی طرف نازل کی گئی ہے۔اس کی وجہ سے آپ ﷺ کے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ماننے والوں کے لیے نصیحت ہے۔تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ ہر کسی کی اطاعت سے روک دیا ہے۔منع کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔اس کی اطاعت کرو اور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو۔مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔

سورہ روم۔آیات 43 تا 45۔پارہ 21

آپ ﷺ کہہ دو کہ تم زمین میں سیر کرو۔پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ان کا جو پہلے گزر چکے ہیں اکثر ان میں سے مشرک تھے۔

پس تم اپنا چہرہ درست دین کی طرف قائم رکھو۔۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے اور جس نے کفر کیا ہوگا تو اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے اچھے عمل کیے تو ایسے لوگ اپنے لیے ہی تیاری کر رہے ہیں تاکہ وہ بدلہ دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان پر فضل کرے گا بے شک وہ کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں طرز عمل سکھایا جا رہا ہے ۔یہ رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ تم اپنا چہرہ درست دین کی طرف رکھو۔اس سے پہلے کہ قیامت آجائے لوگ اس دن الگ الگ ہو جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔یعنی نافرمانی کی ہوگی یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔تو ان کی نافرمانی کا نقصان انہی کو ہے اور جو ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانا اور ان کی اطاعت کی۔یعنی جس نے قرآن پاک کی روشنی میں صالح عمل کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ اپنے لیے تیاری کر رہے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بدلہ دے ان پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بے شک وہ کافروں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو نہ دیکھتی ہیں۔نہ سنتی ہیں۔اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس آپ میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔کہ آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔میرے پاس وہ علم آیا ہے۔جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔بس آپ میری اطاعت کرو۔میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔بیشک شیطان تو رحمان کا نافرمان ہے۔اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

سورہ انعام آیات 74 تا 83 پارہ 7

اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی حکومت دکھا رہے تھے۔تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔پھر جب اس پر رات کی تاریکی چھا گئی۔تو اس نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا۔تو کہا۔یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہوا تو کہا میں زوال پا جانے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب اُس نے چاند کو چمکتا دیکھا۔تو کہا یہ میرا رب ہے۔پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا کہ اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔پھر جب اُس نے جگمگاتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا

رب ہے ۔ یہ سب سے بڑا ہے ۔ پھر جب وہ غروب ہوگیا۔تو کہا۔اے میری قوم میں بے زار ہوں ۔جنہیں تم شریک کرتے ہو۔
میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے ۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔اور اسکی قوم اس سے جھگڑنے لگی ۔تو اُسنے کہا۔کیا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو۔حالانکہ وہ مجھے ہدایت دے چکا ہے۔اور میں ان چیزوں سے نہیں ڈرتا۔جن کو تم اسکا شریک ٹھہراتے ہو۔مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کچھ چاہے۔میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے ۔ پھر کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ۔اور میں اُنسے کیسے ڈروں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے ۔کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنکو شریک ٹھہراتے ہو۔۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم پر کوئی دلیل نہیں نازل کی ۔
بس دونوں فریقوں میں سے زیادہ امن کا کون حقدار ہے ۔اگر تم علم رکھتے ہو۔وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کو شامل نہیں کیا۔انہی کے لیے امن ہے ۔اور یہی ہدایت پر ہیں ۔ یہ ہماری دلیل تھی ۔ جو ہم نے ابراہیم کو ان کے قوم کے خلاف دی تھی ۔ہم جس کو چاہیں اسکے درجات بلند کردیتے ہیں ۔ بیشک تمھارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیم کی اُن کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔جب وہ کتاب سے نہیں نوازے گئے تھے۔بعد والی گفتگو کتاب کی ہدایت حاصل کرنے کے بعد کی ہے۔
پہلے وہ جس بہترین چیز کو دیکھتے۔اس کے بارے میں گمان کرتے کہ شائد وہ خدا ہے۔اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ۔کہ اس طرح اللہ تعالیٰ انکو اپنی بادشاہی کی طرف متوجہ کرتے تھے۔ ہر چیز غائب ہوجاتی ۔تو وہ بے چین ہوجاتے ۔اور کہنے لگے ۔کہ اگر میرے رب نے میری ہدایت نہ کی ۔تو میں گمراہ ہوجاؤں گا۔یعنی بے خبر رہ جاؤں گا۔ یہ تھی وہ بے چین کیفیت ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح چین دیا۔کہ ان کو ہدایت یعنی کتاب دی۔اور ان کو دلیل دی کہ کیا میں تمھارے اُن خود ساختہ خداؤں سے ڈروں ۔جنکے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ۔اللہ تعالیٰ کی بات دلیل ہوتی ہے ۔ کیونکہ وہ ہمارا مالک ہے ۔لوگوں کی باتیں دلیل اور حجت نہیں ہوتی ۔ کیونکہ وہ خدا نہیں ہوتے ۔ نہ خدا کے شریک ہوتے ہیں۔شریک کا مطلب ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے جیسی کوئی چیز نہیں بنائی ہوتی ۔ نہ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرح کوئی کوالٹی ہوتی ہے ۔اور جو لوگ اپنے ایمان میں ظلم یعنی نافرمانی کی ملاوٹ نہ کریں ۔تو ان کے لیے امن ہے۔

خواتین وحضرات

ایمان کا مطلب سورہ محمد کی دو تا تین آیات کے مطابق یہ ہے ۔ جو کچھ محمد ﷺ پر نازل ہوا۔اسکو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔اگر ہم قرآن پاک کیساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کریں گے۔تو یہ ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش ہوگی ۔
اسی طرح اگر وہ لوگ ابرہیم پر نازل ہونے والی کتاب کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت کرتے ۔تو یہ اُن کے ایمان میں ظلم یعنی فرمانی کی آمیزش ہوتی ۔اگر وہ ظلم کی آمیزش نہ کرتے ۔تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی سلامت رہنے والے لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں ۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیے اپنی کتاب دیتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 84 تا92 پارہ 7

اور ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے ۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی ۔یعنی کتاب دی ۔اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی ۔یعنی کتاب دی تھی ۔اور انکی اُولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی ہدایت دی۔یعنی کتاب دی۔اور اس طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں ۔اور زکریا اور یحیٰی اور عیسیٰ اور الیاس اور لوط کو ہدایت دی ۔یعنی کتاب دی ۔اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ہم نے چن لیا ۔اور ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہے اس کے زریعے ہدایت دیتا ہے۔اور اگر یہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے یہی وہ لوگ ہیں ۔جن کو ہم نے کتاب حکمت اور نبوت عطا کی ۔بس اگر یہ اس کا کفر کریں ۔تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کردیے ہیں جو اس سے کفر نہیں کرتے ہیں۔
تو یہی لوگ ہیں ۔جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو آپ ﷺ بھی ان کی ہدایت اختیار کیجیے ۔کہہ دو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق ہے ۔ جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر کچھ نازل کیا۔تو کہہ دو۔کہ کس نے وہ کتاب نازل کی تھی جو موسیٰ پر نازل کی گئی تھی ۔ جو موسیٰ لے کر آئے تھے ۔ جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی ۔جس کو تم نے الگ الگ ورق بنا دیا ہے۔تم انہیں ظاہر کرتے ہو۔اور اس کا بہت سا حصہ چھپا جاتے ہو۔اور تمھیں بہت سی باتوں کا علم سکھایا گیا ہے۔جو تم نہ جانتے تھے ۔ اور نہ تمھارے باپ دادا۔ کہہ دو۔اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی ۔ پھر انہیں چھوڑ دیں کہ وہ اپنے مشغلوں میں کھیلتے رہیں ۔اور یہ قرآن پاک ایک بڑی برکت والی کتاب ہے۔تا کہ آپ مکہ والوں اور آس پاس کے رہنے والوں کو خبردار کریں ۔اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں ۔اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں بہت سے رسولوں کا زکر کیا گیا۔جن کو ہدایت یعنی کتاب دی گئی۔حضور ﷺ کو بھی ان کے راستے پر چلنے کا حکم دیا گیا۔اور اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو حکم دیا۔کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے میری اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کرنا چاہیے تھی ۔موسیٰ کی کتاب کو کچھ دکھایا جاتا ہے۔اور زیادہ چھپایا جاتا ہے۔

پھراللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کرتے ہیں۔کہ آپ ﷺ اس قرآن پاک کے زریعے لوگوں کوخبردار کریں ۔

خواتین وحضرات

اب آپ کے سامنے جوآیات پیش کرنے والی ہوں۔ان آیات میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ہر دور میں سیدھے راستے کی ہدایت کے لیےاپنی کتاب دی۔اور پھراللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہےاپنی اجازت سے سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔

سورہ صافات۔آیات 83 تا 111۔پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے گروہ میں سے ابراہیمؑ تھا۔جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کرآیا۔جب اس نے اپنے باپ اوراپنی قوم سے کہا۔کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو۔کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔پھراُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں۔تمھیں کیا ہوا ہے۔کہ تم بولتے نہیں ہو۔پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو۔جن کو تراشتے ہو۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔انہوں نے کہا۔اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھراسے اس آگ میں ڈال د۔انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس

سے کہا۔کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔پھر جب دونوں نے مان لیا۔اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا ۔کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔بیشک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ابراہیمؑ پر سلام ہو۔اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔بیشک وہ ہمارے مومن بندوں یعنی غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرزعمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔

رسولوں کا طرزعمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری فرمابرداری اور غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرزعمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے یعنی غلام بن سکتے ہیں۔یہی رسولؐ کا طرزعمل تھا۔اور تمام انبیا کا بھی۔

اللہ تعالیٰ کے بتائے گئے دین کے طریقے کے علاوہ کسی طریقے کی اجازت نہیں۔۔۔۔

سورہ شوریٰ۔آیت 21۔پارہ نمبر 25

کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے ان کی دین کی نوعیت رکھنے والا ایسی شرع یعنی طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اگر فیصلے کی بات طے نہ ہوگی ہوتی تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں ظالموں یعنی فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے کہ کیا یہ لوگ کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے دین کا ایسا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔اگر قیامت والا دن مقرر نہ ہوتا تو ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک ظالموں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے کی اجازت دی ہے۔آپ کا جواب ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اجازت نہیں دی ہے۔تو پھر میرا سوال ہے۔کہ پھر ہم فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔کیا جن لوگوں نے فرقے بنائے ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے شریک رکھتے ہیں۔جن کی بات وہ مان رہے ہیں۔

سورہ ذخرف۔آیت 26 تا 28۔پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرز عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرز عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع

کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرز عمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

ایک مسلم بننے کا کیا طریقہ ہے۔اس کی تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ حجر آیت 2 پارہ 14

وہ لوگ جو کافر ہیں۔بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ کافر یعنی نافرمان لوگ یعنی فرقہ پرست بہت آرزو کریں گے ۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑلو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ کیا میں مسلم اور مجرم کو برابر کروں گا۔تمھیں کیا ہو گیا ہے۔تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کر دوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

جو اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو گا یعنی مسلم ہو گا۔اور جو نافرمان ہو گا وہ مجرم ہو گا۔اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز برابر نہیں کریں گے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ اور اسلام لا رہے ہیں۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو بھی خبر دار کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں غلامی اور فرمابرداری دونوں الفاظ کا اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔یعنی دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

سورہ نمل۔آیت 91 تا 92۔پارہ 20

بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اور سب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔پھر جو کوئی ہدایت پر آتا ہے۔تو اپنے ہی لیے آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میں تو صرف خبر دار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ فرمارہے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔کہ میں اس شہر کے مالک کی بندگی یعنی غلامی کروں۔جس نے اسے محترم بنایا ہے۔اور سب کچھ اُسی کا ہے۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی آتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے۔یعنی قرآن پاک کی ہدایت سے بےخبر رہتا ہے۔تو آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو بس خبر دار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے اور مسلم تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔اور قرآن پاک پڑھنے والے تھے اور قرآن پاک کی ہدایت پر تھے۔اور ہمیں بھی اسی سے خبر دار کیا۔

کیا ہم لوگوں نے رسول ﷺ کا پیغام سن لیا ہے۔ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہیں یا گمراہ ہیں!! کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں؟

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں قیامت تک آنے والے لوگوں کو رسول ﷺ مسلم بننے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔اور پوچھتے ہیں۔کہ قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے نازل کیا ہے کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

سورہ ہود۔آیات 12 تا 14۔پارہ نمبر 12

ایسا نہ ہو کہ آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اس وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔بیشک آپ ﷺ تو صرف خبر دار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔یا وہ کہیں کہ اس نے یہ قرآن خود بنالیا ہے آپ ﷺ کہیے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس جس کو تم بلاسکو بلالو پھر اگر وہ تمھیں اس کا جواب نہ دے سکیں۔تو جان لو کہ بیشک یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر کیا تم اس کی فرمابرداری کرتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں کہ یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے اتارا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی مسلم بنتے ہو۔یعنی قرآن پاک کے علم کی فرمابرداری اختیار کرتے ہو۔ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے اگر ہم قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے۔تو ہم مسلم نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے پوچھ رہے ہیں۔کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو۔یعنی کیا تم مسلم بنتے ہو۔

خواتین وحضرات!

سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔کہ لوگ مسلم نہ بنے۔اور فرقے بنا کر کافر بن گئے۔اور قیامت والے دن یہ لوگ پچھتائیں گے اور بہت آرزو کریں گے۔کہ کاش وہ مسلم ہوتے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں یوسفؑ اپنا دین پیش کر رہے ہیں۔اور اپنا درست دین قیامت تک آنے والے لوگوں کو سکھا رہے ہیں یعنی وہ بھی ابراہیمؑ کی ملت پر تھے۔

سورہ یوسف۔آیات 37 تا 40۔پارہ نمبر 12

یوسفؑ نے کہا یہاں جو کھانا ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ اس میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔بیشک میں نے اس قوم کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب کے ملت کی اطاعت کرتا ہوں۔ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتے۔اے میرے قید کے ساتھیو۔کیا بہت سے مختلف معبود بہتر ہیں۔یا اللہ تعالیٰ۔ جو ایک ہے۔زبردست غالب ہے۔اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں بس چند نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے۔اُسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت یوسفؑ کا خطاب ہے۔جو اپنے باپ ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی پر تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔یہی درست دین ہے۔مگر اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ دادا کی ملت کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی وہ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ صرف قرآن پاک کی آیات پر ایمان لانے اور مسلم یعنی فرمابرداری کرنے والے پر قیامت والے دن کوئی غم اور خوف نہیں ہوگا۔

سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آ جائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔سوائے پرہیزگاروں کے۔اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو مسلم کہا جاتا ہے۔بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔اور پرہیزگار بھی کہا جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون مرتے وقت اسلام لایا۔مگر اس کا مرتے وقت کا اسلام قبول نہ ہوا۔کیونکہ اس سے پہلے وہ مسلسل فساد کرتا رہا۔اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا۔پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔تو اس نے کہا۔کہ میں ایمان لاتا ہوں۔کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں۔اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے۔مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔آئیں اب اصلی ایمان لانے کا طریقہ سیکھتے ہیں۔

سورہ اعراف آیت 126 پارہ 9

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے۔اور

ہمیں مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون کے دربار میں جادوگر اسلام قبول کر رہے ہیں۔یعنی مسلم بن رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر دے ۔اور ہمیں فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

یعنی ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت دے۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا53 پارہ3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تا کہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کو محسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا

۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ یونس آیت 84 پارہ11

اور موسیٰ ؑ نے کہا۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰ ؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ مانتی ہو اور اس کی اطاعت کرتی ہو تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔اگر تم مسلم ہو۔یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی فرمابردار ہو۔

۔آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی اطاعت ہمیں مسلم بناتی ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ یوسف ؑ نے اسلام کی حالت میں موت مانگی۔

سورہ یوسف آیات 101 تا104 پارہ13

اے میرے رب تو نے مجھے حکومت کا ایک بڑا حصہ عطا فرمایا۔اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہے۔مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

یہ غیب کی خبریں ہیں۔جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے۔جب وہ جمع ہوئے تھے اور اپنے کام کی چال چل رہے تھے۔اگر تم کتنا ہی چاہو لوگ اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور تم ان سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں یوسف ؑ کا اسلام دکھایا گیا ہے۔جس کی وہ دعا مانگ رہے ہیں۔کہ مجھے مسلم کی حالت میں موت دے ۔اور صالحین کے ساتھ شامل کر۔

خواتین وحضرات!

اگر ہمیں بھی مسلم کی حالت میں موت آئی تو ہم بھی صالحین کے ساتھ شامل ہوں گے۔اگر فرقے کی حالت میں موت آئی تو ایک مشرک اور کافر کی موت ہوگی۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی آیات صرف ایمان والوں کو سنا سکتے ہیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی

آیات کی فرمابرداری کرتے ہیں۔

سورہ نمل لآیات 79 تا 81 پارہ 20

بس اللہ تعالی پر بھروسہ رکھیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ بے شک آپ مردوں کونہیں سناسکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سناسکتے ہیں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپؐ اندھوں کو ہدایت دے کر کر گمراہی سے بچاسکتے ہیں۔ آپ ﷺ صرف اسے سناسکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ بس وہی مسلم ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرمارہے ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ واضح سچ پر ہیں۔ کہ آپؐ تو صرف ان کو سنا سکتے ہیں۔ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ہماری آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ پھر فرمابردار یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔ جسے صرف ایمان والے سن کر فرمابردار بن جاتے ہیں۔ یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔ اور جو فرمابردار نہیں بنتے ۔ وہی اندھے بہرے اور مردہ ہیں۔ اور رسول ﷺ کی آواز یعنی قرآن پاک سے ناآشنا ہیں۔

سورہ انبیاء آیات 92 تا 93 پارہ 17

بیشک تمھاری اُمت ایک ہی اُمت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف تم میری غلامی کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے کام کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ ہر ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جو صالح عمل کرے گا۔ اور وہ مومن بھی ہوگا۔ تو اسکا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کہ بیشک تمھاری امت ایک ہی امت ہے۔ اور میں تمھارا رب ہوں۔ صرف میری غلامی کرو۔ کیا ہم ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کر رہے ہے

ایک رب کی بندگی کو دین خالص کسے کہتے ہیں۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سورہ زمر۔ آیات 11 تا 20۔ پارہ نمبر 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کیلیئے دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اُس کی بندگی یعنی غلامی کروں۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود فرمابردار بنوں یعنی مسلم بنوں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو دین کو خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کروں گا تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی یعنی غلامی کرو۔ آپ کہہ دیجئے کہ نقصان میں تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیا سنو یہ بہت واضح نقصان ہے۔ ان کے اوپر بھی آگ کے بادل ہونگے اور نیچے بھی آگ کے بادل ہونگے۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندوں یعنی غلاموں تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ طاغوت کی بندگی یعنی غلامی کرنے سے بچتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے رجوع رہے۔ انہی کیلئے خوشخبری ہے میرے بندوں یعنی غلاموں کو خوشخبری سنا دیجئے جو کلام الٰہی کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس کی اعلی باتوں کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی وہ لوگ ہیں ۔ جو عقلمند ہیں۔ پھر کیا جس پر عذاب سچا ثابت ہو جائے۔ پھر کیا آپ ﷺ اُسے آگ سے نکال سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے۔ ان کے لیے ایسے بالاخانے ہیں جن کے اوپر منزلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنیوالے لوگوں کے نام ہے۔

ان آیات میں نبی کریمؐ اپنا طرز عمل بتا رہے ہیں۔ ان آیات کو غور سے بار بار پڑھیں ان میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کا حکم ہے جو صرف

قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طاغوت اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کی جائے چاہے وہ فرقے ہوں بت ہوں یا لوگ ہوں۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 18۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس

کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور ہر انسان جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت دیتا ہے۔انہوں نے اس کے بعد فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا۔اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اس کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجیے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو مان لیا گیا ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضول ہے۔اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور میزان بھی۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے اس کیلئے جلدی مچاتے ہیں اور وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بیشک وہ سچ ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے آنے میں جھگڑتے ہیں وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ یعنی شرع قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری کرو اور فرقہ نہیں بنانا۔یہی دین پہلے تمام رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔جس کی طرف رسول ﷺ انہیں بلاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ رسول ﷺ اور ان کی اطاعت کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہوتے ہیں۔

سورہ آل عمران۔آیات 19 تا 20۔پارہ نمبر 3

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا تو اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد تھی۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کرتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے پھر اگر آپ کے ساتھ یہ جھگڑا کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں نے تو اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں جھکا دیا ہے۔اور میرے اطاعت گزاروں نے بھی۔آپ کتاب والوں اور امیوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ فرمابردار بن جائیں تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر پھر جائیں تو آپ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں یعنی غلاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ اپنا دین سکھا رہے ہیں۔قرآن پاک کا علم آنے کے بعد کفر کرنا یعنی فرقے بنانے کی وجہ صرف لوگوں کی ضد بازی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے اسلام کہتے ہیں فرمابرداری کو یعنی

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہی دین ہے۔نبی کریم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے اور میری اطاعت کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اختیار کرلی ہے۔آپ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بنتے ہو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن گئے یعنی قرآن پاک کی فرمابرداری اختیار کرلی۔ تو انہوں نے بھی ہدایت پالی،اگر وہ پھر جائیں تو آپ پر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ۔رسول ﷺ کے اطاعت گزار ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے ہوتے ہیں۔کیونکہ رسول ﷺ بھی ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرتے ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام سے مرتد ہو کر فرقے بنالیں۔تو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہم لوگوں نے قرآن پاک آنے کے بعد جو فرقے بنائے ہیں وہ صرف ضد کی وجہ سے بنائے ہیں۔اور اطیع اللہ اور اطیع الرسول کو قرآن پاک سے سمجھا ہی نہیں۔اور اپنے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے وہ لوگ ہیں۔جو اسلام لانے والے ہیں۔یعنی جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنے والے

ہیں۔رسول ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کی فر برادری کی ۔ یہ رسول ﷺ کا دین ہے۔یہی دین رسول ﷺ کے اطاعت گزاروں کا بھی ہے۔یعنی اسلام لانا یعنی مسلم بننا۔۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں اطیع اللہ واطیع الرسول ان آیات میں قرآن پاک کی فرمابرداری کرنے والے کو ہدایت حاصل کرنے والا کہا گیا۔

سورہ نحل۔آیت 98 تا 100۔پارہ نمبر 14

بس جب تم قرآن پاک پڑھو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک اس کا کوئی زور ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے لگو تو شیطان نافرمان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے لیا کرو۔ کیونکہ جو لوگ ایمان لائے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں شیطان کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست قرآن پاک کے ذریعے بناتے ہیں۔شیطان کا زور تو ان لوگوں پر چلتا ہے جو شیطان کو دوست بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں۔ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر فرقہ پرستوں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔جب قرآن پڑھتے ہیں تو ساری توجہ مفسر کو دیتے ہیں۔قرآن پاک پڑھتے وقت ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تحریر یعنی کلام پر بھروسہ کرنا چاہے۔شیطان شریک نہیں بنانا چاہیے

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور طرف بلانا شرک ہے۔

سورہ القصص۔آیات 85 تا 86۔پارہ نمبر 20

بے شک جس نے آپ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہچانے والا ہے آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ یہ کتاب آپ پر نازل کی جائیگی یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے لہٰذا آپ کافروں کے مددگار نہ بنیے اور ایسا نہ ہونا چاہیے کہ آپ کی طرف اللہ تعالیٰ کی آیات نازل ہونے کے بعد کافر آپ کو ان پر عمل کرنے سے روک دیں۔آپ انہیں اپنے رب کی طرف بلائیں۔اور مشرکوں میں شامل نہ ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک اپنے دوستوں کے نام ہے کہ جس نے تم پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو ایک انجام کو پہنچانے والا ہے ۔ان آیات میں نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف وحی نازل ہونے کے بعد کافر یعنی فرقہ پرست آپ کو اس پر عمل کرنے سے روک نہ دیں آپ ﷺ ان کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں یعنی قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کی اطاعت شرک ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔کہ اگر رسول بھی شرک کرتے۔تو ان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے۔

سورہ زمر۔آیات 65 تا 67۔پارہ 24

اور بے شک آپ ﷺ کی طرف اور آپ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں۔ان پر یہی وحی بھیجی گئی۔کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرو اور شکرگزار بندوں یعنی غلاموں میں شامل ہو جاؤ۔لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے قیامت والے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہونگے وہ ان باتوں سے پاک اور بالاتر ہے جو یہ لوگ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

یہ آیات فرقہ پرست لوگ بار بار پڑھیں جنہوں نے شفاعت کے عجیب وغریب طریقے لوگوں تک پہنچا رہے ہیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت قیامت والے دن ہوگی۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی قدر اس طرح کریں کہ قرآن پاک کو اردو میں سمجھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر غور کریں اس کو سچا سمجھیں اور اطاعت کریں۔یہی آسان دین ہے سیدھا دین ہے اور دین فطرت ہے۔فرقہ والوں نے تو عجیب وغریب دین لوگوں تک پہنچا کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا ہے اور ایسے عجیب وغریب دین سے لوگوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30
اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی۔یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ انہوں نے نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی بندگی یعنی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی درست دین ہے۔بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔
بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔
خواتین و حضرات!
آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔
بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقے نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔یعنی مشرک اور کافر بن گئے۔

سورہ نساء۔آیات 26 تا 28۔پارہ 5
اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اور ان لوگوں کے طریقے دکھا دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔اور تمہاری توبہ قبول کریں۔اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔
چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہو کر دور جا پڑو۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔
خواتین و حضرات!
آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کر کے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے

مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ آج فرقہ پرستوں نے ہماری کمر بوجھ سے توڑ دی ہے وہ اپنی خواہشات کی اطاعت چاہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اس کی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔

ضروری باتیں یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حنیفا دین کو قائم کرنے کا حکم دیا یہ درست دین ہے۔
) سورہ روم۔آیت 30 تا 32۔پارہ 21
بس تم یکسو یعنی حنیفا ہو کر اپنا چہرہ اس دین کی سمت میں قائم کر دو۔۔۔۔یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔یہی درست دین ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔اس کی طرف رجوع کرو اور پرہیز گار بنو اور نماز قائم کرو۔اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور کئی فرقے بن گئے۔اور ہر فرقہ اسی پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔

یہود ونصاری کے مقابلے میں اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہدایت تو بس اللہ تعالی کی ہدایت ہے

Surat No 2:سورۃ البقرۃ-Ayat No 120

ترجمہ!

آپ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے ملت کی اطاعت نہ کریں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے، پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار۔

یہود ونصاری کے مقابلے میں اللہ تعالی نے ابراہیم کی ملت کو ہدایت کہا!

Surat No 2:سورۃ البقرۃ-Ayat No 135

ترجمہ

وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔ آپ ﷺ کہہ دو نہیں بلکہ ابراہیمؑ کی ملت جو حنیفا تھے۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

خواتین وحضرات!

صرف ایک سوال ہے۔ کہ کیا ہم درست دین یعنی دین حنیفا کو جانتے ہیں۔ اگر نہیں جانتے۔ تو اس دین کو قرآن پاک سے چیک کریں۔ بار بار اللہ تعالی کے حکم میں غور کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں درست دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

رسول ﷺ نے مسلم بننے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے تھامنے کا پیغام دیا تھا۔۔ مگر رسول ﷺ کی امت نے رسول ﷺ کے پیغام کی نافرمان بن گئی۔

سورہ آل عمران۔ آیت **102** تا **103** کا پہلا حصہ۔ پارہ **4**

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک فرمابردار یعنی مسلم رہنا سب مل کر اللہ تعالی کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی اللہ تعالی کا فرمابردار رہنا اور اس کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا اور فرقے نہ بنانا۔ اللہ تعالی کے اس حکم کے باوجود اگر ہم فرقے بناتے ہیں۔ تو مسلم نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ ہم جب بھی زندگی میں فرقہ بنائیں گے۔ تو کافر ہو جائیں گے ۔ اور مسلم نہیں رہیں گے۔ مسلم بننے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ فرقہ نہ بنایا جائے۔ اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

اس بات کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قیامت تک آنے والے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچایا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالی سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم مرتے دم تک اللہ تعالی کا فرمابردار یعنی مسلم رہنا۔ اور سب مل کر اللہ تعالی کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرآت!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کرنے والی ہوں۔ ان آیات میں بھی ہمیں ابراہیمؑ کا دین سکھایا گیا ہے ۔ اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔ اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔ اگر ہم اس طرح اسلام نہیں لاتے۔ ایمان نہیں لاتے تو ہم اللہ تعالی کے ساتھ ضد میں کھڑے ہو گئے۔

سورہ البقرہ۔ آیات **135** تا **137** پارہ **1**

اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے کہہ دو نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔ جو یکسو تھے یعنی جو سب کو چھوڑ کر ایک اللہ کا ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالی پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو نازل کی گئیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد پر اور جو

دیں گئیں موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئیں ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں پھر اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح آپ ﷺ لائے ہیں۔تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر وہ بے جا ضد میں پڑ گئے ہیں سو کافی ہے ان کے مقابلے کے لیے تمہارا اللہ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی وضاحت کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ یہودی یا نصرانی بننے کا کہیں کہ اس طرح ہدایت مل جائے گی۔ایسے تمام لوگوں کو آپ ﷺ کہہ دیں کہ نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت جو صرف اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اور جو کتابیں ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کو دیں گئیں ہم ان تمام کتابوں کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔جس طرح آپ ﷺ نے یہ بات زبان سے کہی ہے اگر دوسرے لوگ اس طرح کہیں تو وہ بھی ایمان لائے اور انہوں نے بھی ہدایت حاصل کر لی۔

اور اگر وہ ان باتوں سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔تو درحقیقت وہ ضد میں پڑ گئے ہیں ان کے مقابلے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔ان آیات میں ایمان لانے کا طریقہ موجود ہے۔جس سے نام نہاد اُمت مسلم پھر چکی ہے۔یعنی مرتد ہو چکی ہے۔

آج ہمیں کوئی کہے۔کہ سنی بن جاؤ یا شیعہ بن جاؤ۔بریلوی بن جاؤ۔یا کسی بھی فرقے کی آفر کرے تو ایسے لوگوں کو ہمارا جواب ہے۔وہی جو رسول ﷺ کا جواب تھا۔ہرگز نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت۔جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے۔اور وہ مشرک نہ تھے۔یہ طرزِ عمل تمام رسولوں کا تھا۔ان آیات میں بھی ہمیں دین اور ایمان سکھایا گیا ہے۔جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔فرقے بنانا اور اُن کی اطاعت کرنا رسول ﷺ کی اطاعت نہیں ہے۔بلکہ مخالفت ہے۔اور یہ اسلام نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔کہ جس طرح رسول ﷺ ایمان لائے اسی طرح ہم بھی ایمان لائیں۔اللہ تعالیٰ دین اسلام سکھا رہے ہیں۔جس طرح رسول ﷺ اسلام لائے۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

سورہ آل عمران۔آیات 83 تا 85۔پارہ 3

پھر کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین کے سوا چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ تعالیٰ ہی کی فرمابردار ہیں اور اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے۔

آپ ﷺ کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئیں تھیں اور جو موسیٰؑ عیسیٰؑ کو دیں گئیں اور دوسرے پیغمبروں کو دیں گئیں تھیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ہی فرمابردار ہیں یعنی مسلم ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا۔اس کا وہ طریقہ ہرگز اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ بتایا جا رہا ہے کہ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین یعنی اسلام چھوڑ کر کسی اور دین کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سب کو پلٹنا ہے آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قرآن پر ایمان لائیں اور جو دوسرے رسولوں کو کتابیں دیں گئیں ہم ان کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔اس فرمابرداری کے سوا جو کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا تو اس سے وہ طریقہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آخرت میں وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگا

خواتین وحضرآت!

جس طرح رسول ﷺ نے کہا اور اسلام لائے ایمان لائے۔ہم نے بھی اسطرح کہنا ہے۔اسی طرح اسلام لانا ہے۔ایمان لانا ہے۔یہ رسول ﷺ کی اطاعت ہے آپ نے دیکھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی قرآن پاک کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔ان آیات میں مسلم بننے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔اگر ہم بھی اس طرح اسلام لائے۔تو اس دین کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں کریں گے۔

سورہ الحج۔آیت 31 تا 32۔پارہ 17

یکسو ہو کر صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر گیا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اسے اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے۔یہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں انسان کو طرزِ عمل سکھایا گیا ہے کہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو کوئی اس کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے وہ ایسا ہے کہ جیسے آسمان سے گر گیا ہوا اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں یا ہوا اٹھا کر کسی دور دراز جگہ میں پھینک دے یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے۔تو بے شک یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

سورہ زخرف۔آیت 26 تا 28۔پارہ نمبر 25

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم بندگی یعنی غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزِ عمل دکھایا گیا ہے۔اور وہ قیامت تک آنے والے لوگوں میں صرف ایک بات کو چھوڑ گیا ہے۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا تو بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔اور ابراہیمؑ یہی بات اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑ گیا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

خواتین وحضرات!

اس بات کو نوٹ کریں یعنی اس کلمے کو نوٹ کریں۔کہ جن کی تم غلامی کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی میری رہنمائی کرے گا۔یعنی وہی میری ہدایت کرے گا۔

اور قیامت تک آنے والے لوگ اس بات کی اطاعت کرنے والے لوگ ابراہیمؑ کے طرزِ عمل کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے والے ہوں گے۔ہمارا رابطہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرآن پاک کے ذریعے ہی ممکن ہے کیونکہ یہ ہماری رہنمائی ہے۔ہدایت ہے۔لہٰذا ہمیں اس سے رجوع کرنا چاہیے۔یاد رہے کہ یہی نبی ﷺ کا طرزِ عمل بھی تھا۔کہ وہ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے تھے۔یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع رہتے تھے۔

اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے۔کہ رسول ﷺ نے ہمیں ایک رب کی طرف بلایا۔اسی سے رجوع رہنے کا حکم دیا۔ایک رب کی بندگی اور فرمابرداری کا حکم دیا۔اسے اسلام کہتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی کرتے ہیں۔اور اپنی رہنمائی کے لیے کسی اور حدیث کی کتاب سے رجوع کرتے ہیں۔وہ مشرک ہیں۔کیونکہ یہ وحی نہیں ہے۔اور نہ قرآن پاک کے بعد کوئی کتاب نازل ہوگی اور رسول ﷺ آخری رسول ہیں۔۔۔۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی تھی۔یعنی قرآن پاک دیا گیا تھا۔ انہوں نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اس کی غلامی کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی درست دین ہے۔بے شک جو لوگ کتاب والوں میں سے اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔وہ مشرکین دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے یہ بدلہ ہے اس کے لیے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنا لیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ یعنی مشرک اور کافر بن گئے۔

سورہ نساء۔ آیات 26 تا 28۔ پارہ 5

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے ان راستوں کو واضح کرے اور ان لوگوں کے طریقے دکھا دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور تمہاری توبہ قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں۔

چاہتے ہیں کہ تم بھی مرتد ہو کر دور جا پڑو۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ کو ہلکا کرے اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پیغمبروں کے طریقوں اور راستوں کو واضح کر کے ہمیں راستہ دکھا دیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ اپنی خواہشات کی اطاعت کرتے ہیں اور فرقے بناتے ہیں وہ ہمیں قرآن پاک سے مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعے انسان سے بوجھ کم کرتے ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ (قرآن) تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دوا ے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے پھر کر فرقے بنا لیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے۔ تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم مسلم بنتے ہو۔ یعنی کیا تم اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنتے ہو۔

سورہ انبیاء آیات 105 تا 109 پارہ 17

اور بیشک ہم نے زبور میں دیا ہے۔ کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔ بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ پھر تم کیا مسلم بنتے ہو۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں آگاہ کر دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔پھر رسول ﷺ کا پیغام قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بیشک ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے۔کہ زمین کے وارث ہمارے صالح غلام ہوں گے۔بے شک اس قرآن میں غلامی کرنے والے لوگوں کے لیے پیغام ہے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔پھر اس کے بعد رسول ﷺ کا خطاب ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔کہ بے شک میری طرف یہی وحی کی جاتی ہے۔کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔پھر تم کیا فرمابرداری کرنے والے ہو۔پھر اگر لوگ پھر جائیں۔یعنی مرتد ہو جائیں۔تو آپ ﷺ کہہ دو کہ میں نے تم سب کو برابر آگاہ کر دیا ہے۔اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے۔وہ نزدیک ہے یا دور ہے۔

خواتین وحضرات!

اب آپ کے سامنے جو آیات پیش کر رہی ہوں۔ان میں بتایا گیا ہے۔ایمان سمجھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم اور فرعون کی بیوی کی مثال دی۔

سورہ تحریم آیات 10 تا 12 پارہ 28

اللہ تعالیٰ کافروں کے لیے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔وہ دونوں ہمارے غلاموں میں سے دو صالح غلاموں کے نکاح میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان سے خیانت کی۔پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ بھی کام نہ آیا۔اور ان عورتوں کو حکم ہوا۔کہ تم دونوں دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔اسطرح اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔جب اس نے دعا کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے۔اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچالے۔اور مجھے ان ظالموں لوگوں سے نجات دے دے اور دوسری مثال مریمؑ بنت عمران کی ہے۔جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور ان کتابوں کو سچا مانا یعنی تصدیق کی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ کافروں یعنی مختلف فرقہ پرستوں کی مثال دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو منتخب کیا۔دونوں پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔مگر یہ رفاقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے مقابلے کی وجہ سے ان کے کسی کام نہ آسکی۔اور دونوں جہنم میں جائیں گی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور باتوں کی نافرمان تھیں۔یعنی کافر تھی یعنی کسی فرقے سے تعلق تھا۔اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی اور حضرت مریمؑ کی مثال دی۔ایمان کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچ سمجھنا اور ان کی اطاعت کرنا۔حضرت آسیہ بھی ایمان والی تھی۔تورات کو سچ مانتی اور اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔ اور حضرت مریم بھی ایمان والی تھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام انجیل کو سچ ماننے والی تھی۔اور اسکی اطاعت کرنے والی تھی۔اور پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھی۔اور وہ فرمابرداروں میں سے تھیں۔

اسلام لانے کا طریقہ دیکھیں۔یا مسلم بننے کا طریقہ دیکھیں۔اور رسول کی اطاعت کا طریقہ دیکھیں۔ایک مسلم ایسا ہوتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔اور تاکہ میں حلال کروں۔تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔تمھارے لیے حلال کر دوں۔اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔بے شک بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔اُسی کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔تو کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔کہ ہم مسلم ہیں۔اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ان آیات میں غور کریں۔کیا ہم لوگ بھی اس طرح ایمان لائے ہوئے ہیں اور اسی طرح کی گواہی دیتے ہیں۔یا اطیع الرسول کی آڑ میں مختلف فرقوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

پھر جب عیسیٰ ؑ نے ان کے کفر یعنی نافرمانی کومحسوس کیا۔تو عیسیٰ نے کہا۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی انجیل کے لیے میرا مددگار کون ہوگا ۔حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں ۔ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ۔اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں ۔کہ ہم مسلم ہیں ۔اے اللہ تونے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ۔بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

سورہ البقرہ، آیات 256 تا 257، پارہ 3

دین میں کوئی زبردستی نہیں ۔: یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے ۔ جو انسان طاغوت کا کفر دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔ جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے ۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور وہ جنھوں نے کفر کیا ہے طاغوت ان کے ولی ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں ۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے ۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے ۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کردیا گیا ہے ۔ جو طاغوت کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ۔ایمان کا مطلب ہے ۔قرآن کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا لہٰذا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والا نہیں ۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان لائے ۔یعنی قرآن کو سچ سمجھنے اور اس کی اطاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں ۔

اور وہ لوگ جو کافر ۔کافر کہتے ہیں ۔فرقہ بنانے والے کو۔ طاغوت ان کے دوست ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں ۔یہی لوگ دوزخی ہیں ۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں ۔

خواتین وحضرات ۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کا ولی اللہ تعالیٰ ہے ۔اللہ تعالیٰ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں ۔اور کفر کرنے والے یعنی رفرقوں کی اطاعت کرنے والوں کا ولی طاغوت ہیں ۔ جو روشنی یعنی قرآن پاک سے دور کر کے اندھیروں میں لے جاتے ہیں ۔ جو دوزخ کا راستہ ہے ۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا پہلا حصہ پارہ 6

آج ہم نے تمھارے لیے دین کو مکمل کردیا ہے ۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور تمھارے لیے اسلام یعنی فرمابرداری کو تمھارے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے ۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں ۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں ۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں ۔ہم اسلام پر ہیں یا کفر پر۔

خواتین وحضرات

آج جو انسان کہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ پر دین مکمل کیا وہی اللہ تعالیٰ کی آیت پر ایمان رکھنے ولا ہے اور جو تین سو سال بعد والی کتابوں کو دین اسلام سمجھے تو وہی مشرک ہے ۔

پارٹ نمبر 3 ۔صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی کو دین خالص کسے کہتے ہیں ۔(حصہ سوم)

اس کے لیے میری کتاب نمبر 38 دیکھیں ۔دین خالص کسے کہتے ہیں ۔

پارٹ نمبر 4 ۔اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی سیدھا راستہ ہے ۔(حصہ چہارم)

اس کے لیے میری کتاب نمبر 21 دیکھیں. قرآن پاک کا ایک صفاتی نام صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ ہے ۔